عنبر۔ناگ۔ماریا
قید سے فرار
(قسط نمبر ۱۴)
PDFBOOKSFREE.PK
اے حمید

فہرست

قید سے فرار

سنو پیارے بچو!

یوحنا نبی کا سر کاٹ دیا جاتا ہے اس بھیانک جرم کے بعد سلومی پر آفت آجاتی ہے بادشاہ کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ سلومی جب طشت میں یوحنا نبی کا سر دیکھتی ہے تو پاگل ہو جاتی ہے آخر میں وہ قلعے کی دیوار سے کود کر خودکشی کر لیتی ہے اور بری طرح پتھروں سے کچل کر مر جاتی ہے ادھر ہمارا ہیرو عنبر ناگن دیوی کے مندر میں بڑے پجاری کا روپ دھار کر بیٹھا عبادت کر رہا ہے۔ ناگ.........اسکا دوست سانپ اسے مل گیا ہے اور اسکے قریب ہی سو رہا ہے یہاں سے عنبر اور ناگ ....دونوں دوست حضرت یسوع مسیح کی ولادت کی خبر سن کر بیت اللحم کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔

اے حمید

سر کٹ گیا

بجلی کی خوفناک کڑک کے ساتھ ہی عنبر اٹھ کر کھڑکی کے پاس آ گیا۔ دھماکہ اس قدر بھیانک تھا کہ ناگن دیوی کے مندر کی دیواریں ہل گئی تھیں اس نے کھڑکی میں سے باہر دیکھا آسمان پر گہرے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور موسلا دھار بارش ہو رہی تھی پھر اچانک اسے مشرق کی طرف آسمان پر روشنی کا سفید گولا سا ابھرتا نظر آیا یہ گولا سفر کرتا ہوا آسمان کے وسط میں آ گیا اب وہ ایک ستارہ معلوم ہو رہا تھا یہ روشن اور چمکیلا ستارہ کچھ دیر آسمان کے درمیان میں رک کر جھلملاتا رہا پھر اس کا رنگ زرد پڑنے لگا اس کی کرنیں کانپنے لگیں دیکھتے دیکھتے یہ زرد ستارہ سیاہ ہونے لگا اور پھر پھٹ گیا اور اس کی کرنیں دھواں بن

قید سے فرار

کر بادلوں میں گم ہو گئیں چھٹتے وقت اس کی روشنی اتنی زیادہ بھڑ کی کہ
مندر کا صحن چکا چوند ہو گیا عنبر خوف زدہ ہو گیا اسے روح کی بات یاد آ
گئی آج کی رات عبادت کی رات ہے آج آسمان پر خدا کے حکم سے
ایک روشن ستارہ ٹوٹ جائے گا اور اس ملک پر بربادی نازل ہو گی۔
ٹھیک اس وقت بادشاہ ہیروڈ کے قید خانے میں جلاد نے سپہ سالار کے
اشارے اور بادشاہ ہیروڈ کے حکم پر یوحنا نبی کا مقدس سر کاٹ دیا تھا۔
نبیوں کی شان ہی کچھ اور ہوتی ہے فرشتے نے عین اس وقت جب کہ
جلاد نے کلہاڑا اٹھایا تھا یوحنا سے آ کر کہا کہ اگر آپ حکم کریں تو ہم اس
شہر کو برباد کر دیں مگر خدا کے بزرگ بندے نے کہا کہ نہیں میں اس شہر
کو بد دعا نہیں دوں گا اگر میرے خدا کی رضا اسی میں ہے تو پھر اللہ کی
رضا پوری ہو گی میں اپنے رب کی مرضی کے لئے ایک ہزار ایک مرتبہ
اپنا سر کٹوا سکتا ہوں اور ایسا ہی ہوا جلاد کے کلہاڑے نے خدا کے نیک

قید سے فرار

بندے کا سر کاٹ کر الگ کر دیا اس وقت آسمان پر ایک تباہ کن گرج سنائی دی اور پھر ایک ستارہ ابھر کر آسمان کے درمیان آ کر سیاہ ہوا اور پھٹ گیا۔

سپہ سالار اور جلاد ڈر گئے دھماکے کی آواز پر سارا شہر بیدار ہو گیا لوگوں نے آسمان پر تاریک ستارے کو پھٹتے دیکھا تو آہ وزاری کرنے اور رونے لگے سلویٰ بھی اپنے بستر سے اٹھ کر محل کی کھڑکی کے پاس آ کر باہر پہاڑوں پر دیکھنے لگی مگر اب آسمان پر کچھ بھی نہیں تھا جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا سپہ سالار نے یوحنا نبی کا سر چاندی کے طشت میں رکھا اور بادشاہ کے محل میں آ گیا بادشاہ ہیرودؔ بھی گھبرا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

سلویٰ کو اس کی خاص کنیز ازابیلہ نے بتایا کہ سپہ سالار یوحنا نبی کا سر لے کر بادشاہ کے محل میں آ گیا ہے سلویٰ خوش ہوئی کہ اس نے یوحنا نبی سے انتقام لے لیا ہے اس نے سونے کے تاروں والی چادر سر پہ

اوڑھی اور بادشاہ کے محل میں آ گئی بادشاہ ڈرا ہوا کھڑکی کے پاس کھڑا

تھا اس نے سلومی کو دیکھا تو کہا۔

کیا تم نے آسمانی بجلی کی بھیانک کڑک نہیں سنی۔؟

سلومی نے ہنس کر کہا۔

سنی تھی..........اور میں نے ایک تاریک ستارے کو آسمان پر روشن

ہو کر چھپتے بھی دیکھا ہے۔

بادشاہ نے کہا۔

دیوتا میرے اوپر اپنا کرم کریں مجھ سے ضرور کوئی بہت بڑا گناہ ہو گیا

ہے۔

سلومی مکاری کے ساتھ مسکراتی رہی۔ اتنے میں سپہ سالار طشت میں

رومال سے ڈھکی ہوئی کوئی شے لے کر اندر داخل ہوا بادشاہ نے کانپتی

ہوئی انگلی سے طشت کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

اس میں کیا ہے؟

سپہ سالار نے رومال اٹھا کر پرے پھینک دیا طشت میں یوحنا نبی کا کٹا ہوا سر رکھا تھا بادشاہ کی آنکھوں میں ایک زبردست چمک سی پڑی اور اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں چھپا لیں۔

میرے خدا یہ میں نے کیا کر دیا؟

سلومی نے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگایا اور کہا جو میں نے کہا تھا وہ کر کے دکھا دیا اے یوحنا کے سر اس نے مجھے بھرے بازار میں ظالم کی بیٹی کہا تھا میں نے تجھ سے بدلے لیا میں نے تجھ سے بدلے لیا.......

بادشاہ نے آنکھوں پر سے ہاتھ اٹھایا تو وہ اندھا ہو چکا تھا اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا وہ دیوانوں کی طرح ادھر اُدھر ہاتھ مارنے لگا۔

میری آنکھیں.............میری آنکھوں کو کیا ہو گیا مجھے کچھ نظر نہیں آ

رہا میں اندھا ہو گیا ہوں میں اندھا ہو گیا ہوں ....

سپہ سالار نے بادشاہ کو تھام لیا سلوی نے پاگلوں کی طرح قہقہہ لگایا اور بولی۔

میں نے تم سے بھی بدلہ لے لیا ہے تم بڈھے کھوسٹ ہو کر مجھ سے شادی کرنا چاہتے تھے میں نے تجھ سے ایسا گناہ کروایا کہ قدرت نے تجھے اس کی سزا دی اور تم اندھے ہو گئے میں نے دونوں سے بدلہ لے لیا ہے میں نے دونوں سے بدلہ لے لیا ہے۔

بادشاہ بستر پر گر پڑا اس نے چیخ کر حکم دیا۔

اس زہریلی ناگن کو گرفتار کر لو۔

اسی وقت سپاہی آگے بڑھے اور انہوں نے سلوی کو گرفتار کر لیا سلوی نے چیخ کر کہا۔

اب کیا ہوگا میری گرفتاری سے؟ نہ تمہاری آنکھیں واپس آ سکتی ہیں نہ

تمہارے نبی یوحنا کا سر زندہ ہو سکتا ہے تم ساری زندگی اپاہج بن کر بسر کرو گے۔

بادشاہ گرجا!

لے جاؤ اس چڑیل کو قید خانے میں۔

سپاہی سلومی کو لے کر جیل خانے کی طرف چلے گئے بادشاہ بستر پر نڈھال ہو کر گر پڑا اس کی ملکہ اور شہزادیاں پریشان ہو کر اس کی طرف دوڑیں سلومی کے زہر بھرے قہقہے دور تک سنائی دیتے رہے۔

عنبر کھڑکی سے ہٹ کر چارپائی پر آ کر بیٹھ گیا اس وقت اس کا دوست ناگ پھنی بھی جاگ چکا تھا اس نے اٹھتے ہی پوچھا۔

مجھے ایسے لگتا ہے جیسے خواب میں کوئی زبردست دھماکے کی آواز سنی ہے عنبر کیا کوئی جوالا مکھی پہاڑ پھٹ گیا ہے۔

عنبر نے کہا۔

پہاڑ تو نہیں پھٹا ناگ مگر ایسے لگتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ بھیانک

واقعہ ہوا ہے۔

ناگ پھنی نے پوچھا:

کیا مطلب ہے تمہارا؟

عنبر نے کہا:

ناگ۔ ایسے لگتا ہے کہ یوحنا نبی کو ظالم بادشاہ نے شہید کروا دیا ہے۔

کیا سچ؟

ہاں اس کی طرح روح نے بھی اشارہ کیا تھا اگر ایسا ہوا ہے تو یہ بڑی

خوف ناک بات ہوئی ہے اب اس شہر کو تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

ناگ نے کہا۔

چلو چل کر محل سے پتہ کرتے ہیں۔

عنبر نے کہا۔

محل میں جا کر ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا وہاں یوحنا نبی کی شہادت کو راز میں چھپا کر رکھا گیا ہے بادشاہ نہیں چاہتا کہ رعایا کو نبی کی شہادت سے باخبر کیا جائے اور پھر جب کہ خود بادشاہ کے حکم سے اس نیک بزرگ کو شہید کیا گیا ہو۔

ناگ نے پوچھا۔

یہ ساری شرارت کس کی ہو سکتی ہے؟ کیوں کہ بادشاہ تو نبی یوحنا کے اس قدر خلاف نہیں تھا شیروں کے آگے ڈالے جانے والے واقعہ کے بعد اس نے یوحنا کو گرفتار کرنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا ورنہ اس سے بہت پہلے پکڑ لیا جاتا۔

عنبر نے کہا۔

مجھے تو اس سارے حادثے میں سلوی کی شرارت اور اس کی گہری سازش دکھائی دیتی ہے وہ ایک مکار عورت ہے تمہیں یاد ہے اس روز

چوک میں یوحنا نے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا کہ وہ ایک ظالم عورت ہے اور بادشاہ کے ظلم و ستم میں برابر کی شریک ہے۔

ہاں مجھے اچھی طرح یاد ہے سلومی نے بھیس بدل رکھا تھا اور اپنی کنیز کے ساتھ ہجوم میں کھڑی یوحنا کا وعظ سن رہی تھی۔

مجھے یقین ہے کہ سلومی نے یوحنا سے بدلہ لیا ہے اس نے بادشاہ کو ورغلا کر یوحنا نبی کو شہید کرا دیا ہے۔

دوسرے روز سارے شہر میں خبر پھیل گئی کہ یوحنا نبی شہر چھوڑ کر چلا گیا ہے بادشاہ کے جاسوسوں نے خود یہ خبر سارے شہر میں مشہور کروا دی تھی ایک جاسوس نے روتے ہوئے اور داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

میں نے خود یوحنا کو آدھی رات کی بارش میں شہر کے دروازے سے باہر نکلتے دیکھا ہے انہوں نے مجھے کہا تھا کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس ظالم

شہر سے جا رہے ہیں۔

کچھ لوگوں نے یقین کیا کچھ نے یقین نہ کیا اور یوحنا بزرگ کو پہاڑیوں میں تلاش کرتے رہے لیکن کچھ دنوں بعد سب کو یقین ہو گیا کہ وہ خدا کا بزرگ بندہ سچ مچ سدوم کا شہر چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا ہے کچھ لوگ جو اس سے بہت محبت کرتے تھے اس کی تلاش میں سکندریہ اور جوڈیا کی سمت روانہ ہو گئے اور باقی صبر شکر کر کے بیٹھ گئے ابھی تک کسی کو کانوں کان خبر نہ تھی کہ ان کے پیارے بزرگ کو بادشاہ نے سلومی کی باتوں میں آ کر شہید کروا دیا ہے۔

محل پر بھی ایک پراسرار خاموشی چھائی ہوئی تھی بادشاہ کے اندھے ہونے کی خبر سوائے چند ایک شہزادیوں اور سپہ سالار کے اور کسی کو معلوم نہ تھی اس راز کو بھی یوحنا کی شہادت کے راز کی طرح ہر ایک نے چھپا رکھا تھا اندر اندر شاہی حکیم بڑی محنت اور سرگرمی سے بادشاہ کی

آنکھوں کا علاج کر رہا تھا مگر اس کی اندھی آنکھوں میں ذرا سا بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا بادشاہ کی آنکھوں میں سوائے اندھیروں کے اور کچھ نہیں تھا۔

اب ایک اور بیماری نے بادشاہ کو پکڑ لیا تھا اس کی آنکھوں سے پہلے تو مسلسل پانی بہتا رہا پھر آنکھیں سوج کر کپا بن گئیں مجبور ہو کر بادشاہ نے اعلان کر دیا کہ جو حکیم بادشاہ کی آنکھوں کی سوجن دور کر دے گا بادشاہ ہیرے جواہرات سے اس کی جھولیاں بھر دے گا ملک کے سارے حکیم باری باری آ کر بادشاہ کا علاج کر چکے مگر کوئی فرق نہ پڑا بادشاہ عاجز آ گیا سوجن اس قدر تکلیف دیتی کہ بادشاہ کی چیخیں نکل جاتیں۔

بادشاہ کی اس اذیت ناک بیماری کی خبر عنبر اور ناگ پھنی کو بھی پہنچ گئی تھی تو انہوں نے کہا کہ یہ خدا کی طرف سے بادشاہ پر عذاب نازل ہوا

ہے مگر سوال یہ تھا کہ سلومی کہاں ہے اس کے بارے میں انہوں نے
کبھی کوئی خبر نہیں سنی تھی۔

ناگ نے کہا۔

اگر یہ سب کچھ سلومی کے اشارے اور خواہش پر ہوا ہے تو بادشاہ نے
ضرور اسے قید خانے میں ڈلوادیا ہوگا۔

عنبر سوچ میں پڑ گیا پھر بولا۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ میں خود بادشاہ کے پاس جا کر اس کی
آنکھوں کو دیکھوں کہ کیا واقعی وہ بیماری اس کے گناہ کا نتیجہ ہے یا واقعی
کسی بد پرہیزی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے اگر تو وہ بیماری اس کے گناہ
کے بدلے میں اسے سزا کے طور پر ملی ہوگی تو پھر مجھے صاف معلوم ہو
جائے گا۔

ناگ بولا۔

میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا۔

عنبر نے کہا۔

تو پھر ابھی چلو۔

عنبر اور ناگ اسی وقت محل کی طرف روانہ ہو گئے۔

بادشاہ کی شدید بیماری کی وجہ سے محل کے دروازے حکیموں پر چوبیس گھنٹے کھلے تھے محل کے دروازے پر پہریداروں نے جب عنبر اور ناگ پھنی کے بارے میں تسلی کر لی کہ یہ واقعی حکیم ہیں تو انہوں نے اندر جانے کی اجازت دی عنبر نے اپنے دوست ناگ کو اپنا شاگرد بنایا تھا۔ ناگ نے گلے میں چمڑے کا ایک جھولا لٹکا رکھا تھا جس میں کچھ مرہم اور کچھ عرق تھے۔

شاہی غلام عنبر اور ناگ کو محل کے اندر خواب گاہ میں لے گیا بادشاہ بستر پر پڑا تھا اور درد کے مارے کراہ رہا تھا اس کے پاس اس کی ملکہ اور

شہزادیاں اداس بیٹھی اسے تسلیاں دے رہی تھیں عنبر نے ملکہ کو سلام کیا

اور کہا۔

ملکہ میں ایک حکیم ہوں اور بادشاہ کی بیماری کا حال سن کر آیا ہوں میں

کوشش کروں گا کہ بادشاہ کو تندرستی مل جائے۔

ملکہ نے آہ بھر کر کہا۔

نوجوان حکیم تم سے پہلے سینکڑوں حکیم آکر اپنی کوشش کر چکے ہیں مگر

کسی کی دوائی نے بادشاہ سلامت کو صحت نہیں دی بلکہ بیماری پہلے

سے بڑھتی چلی جارہی ہے۔

عنبر نے کہا۔

ملکہ میں بھی کوشش کر کے دیکھنا چاہتا ہوں کیا مجھے آپ کی طرف سے

اجازت ہے۔؟

بادشاہ نے کراہتے ہوئے کہا۔

باتوں میں وقت ضائع نہ کرو حکیم اگر علاج کر سکتے ہو تو کرو ورنہ یہاں سے دفع ہو جاؤ۔

بیمار اور درد کی وجہ سے بادشاہ کا مزاج چڑچڑا ہو گیا تھا عنبر کو بادشاہ کا اس طرح بولنا بہت برا لگا اسے ناگ نے بھی بری طرح محسوس کیا مگر وہ دونوں خاموش رہے عنبر نے اسی وقت محسوس کر لیا کہ خداوند کا منشاء ہی نہیں کہ بادشاہ اچھا ہو کیونکہ اگر خدا کا منشاء ہوتا تو بادشاہ اخلاق کے ساتھ پیش آتا وہ عنبر کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا تا کہ عنبر جان لڑا کر بادشاہ کی بیماری کا علاج کرتا لیکن یہاں تو آتے ہی بادشاہ نے ایسی بد تمیزی کی تھی کہ اس کا دل بادشاہ کی طرف سے بند ہو گیا تھا بہر حال چونکہ وہ وہاں پر معلوم ہی یہ کرنے آیا تھا کہ بادشاہ کی بیماری اس کے گناہوں کا نتیجہ ہے یا نہیں۔؟ اس لئے وہ خاموش رہا اور اس نے جھک کر بادشاہ کی آنکھوں کو دیکھا دونوں آنکھیں سوج کر سرخ گیند

بن گئی تھیں عنبر نے انگلی سے ایک آنکھ کو کھولنے کی کوشش کی تو بادشاہ نے چیخ ماری۔

ارے مار ڈالا ظالم۔ اتنی زور سے کیوں ہاتھ لگایا۔ ہائے............ ہائے............ ہائے

عنبر نے ہاتھ پیچھے کر لیا اس نے جھولے میں سے ایک خاص قسم کا مرہم نکال کر بادشاہ کی آنکھوں پر لگایا تو بادشاہ تڑپ اٹھا اس نے چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیا حالانکہ اس مرہم میں کوئی تیز اور جلن کرنے والی دوائی نہیں تھی لیکن بادشاہ کو یوں لگا جیسے کسی نے اس کی آنکھوں پر تیزاب ڈال دیا ہے عنبر محل سے واپس آ گیا باہر آ کر اس نے ناگ سے کہا۔

بادشاہ کو اس کے گناہ کی سزا ملی ہے

سلومی قید میں

سلومی کو قید خانے کی کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا تھا۔
کوٹھڑی ایک تہہ خانے میں تھی جس کے باہر سخت پہرہ لگایا گیا تھا۔ مگر
یہاں بھی اس نے بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے کام لے کر وہاں سے
بھاگ نکلنے کی ایک سازش تیار کی چونکہ وہ بڑے خاندان کی عورت تھی
اس لئے اس نے کسی معمولی پہریدار کو پھانسنے کے بجائے سپہ سالار پر
اپنا جال پھینکا ایک روز اس نے پہریدار سے کہا کہ وہ سپہ سالار کو
بلائے پہریدار نے انکار کر دیا تو سلومی نے بھوک ہڑتال شروع کر دی
یہ خبر سن کر سپہ سالار خود اس معاملے کی چھان بین کے لئے وہاں پہنچ
گیا سلومی نے مسکرا کر سپہ سالار کی طرف دیکھا اور کہا۔

تمہاری قسمت میں اس ملک کا بادشاہ ہونا لکھا ہے اور تم ایک معمولی سپہ سالار بن کر بادشاہ کے غلام بنے ہوئے ہو۔

سپہ سالار ہنس پڑا۔ اس نے پوچھا۔

مجھے یہ تو بتاؤ کہ تم نے بھوک ہڑتال کیوں کر رکھی ہے۔

صرف اس لئے کہ میں تم سے ملنا چاہتی تھی۔

میں آ گیا ہوں بولو تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتی تھی۔

سلومی نے کہا۔

میں تم سے اور تمہارے ذلیل بڈھے کھوسٹ بادشاہ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھے قید میں سڑنے کے لئے کیوں ڈال رکھا ہے مجھے ایک ہی بار قتل کیوں نہیں کر دیا جاتا۔

اس کی باری بھی آ جائے گی، بادشاہ بہت بیمار ہے وہ تم سے غافل نہیں ہے میرا خیال ہے کہ دو چار دنوں کے اندر اندر وہ تمہارے قتل کا حکم سنا

دے گے پھر تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔

سلومی بولی۔

بہت خوب تو گویا تم مجھے قتل کر دو گے خیر میں تو قتل ہونے پر راضی ہوں میں ایک بہادر عورت ہوں میں موت کی آنکھیں ڈال کر گھور سکتی ہوں مگر تم کیا کرو گے؟ تم ایک بزدل مرد ہو کیا تم موت کا مقابلہ کر سکو گے۔

سپہ سالار نے کہا۔

میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی جس کی پاداش میں مجھے قتل کیا جائے۔

سلومی نے قہقہہ لگایا۔

اتنے بھولے مت بنو جس گناہ کو میں نے کیا ہے اس میں تمہارے بادشاہ کے علاوہ تم بھی برابر کے شریک تھے۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ سپہ سالار نے پوچھا۔

مطلب صرف اتنا ہے کہ یوحنا نبی کا سر تمہارے اشارے پر کاٹا گیا تھا تم نے بھی ایک بھیانک گناہ کیا ہے تم بھی اس گناہ کی سزا سے نہیں بچ سکتے بادشاہ کے بعد یہی بیماری تمہارا پیچھا کرے گی اور تمہیں اذیت ناک موت سے مارے گی۔

سپہ سالار نے غصے میں کہا۔

یہ بکواس ہے میں نے صرف بادشاہ کا حکم مانا ہے اور میرا فرض تھا کہ میں بادشاہ کا حکم بجا لاؤں۔

اگر بادشاہ تمہیں حکم دے کر اپنے بچے کا سر کاٹ کر لے آؤ تو کیا تم اس پر فوراً عمل کرو گے؟ کیا تم اپنے بچے کا سر کاٹ سکو گے کیا تم بادشاہ کے خلاف بغاوت نہیں کر دو گے پھر تم نے یوحنا نبی کا سر کیسے کٹوا دیا؟ اس لئے کہ تم بھی چاہتے تھے کہ ایسا ہو اور تم نے بھی جان بوجھ کر ایک زبردست گناہ کیا ہے اور تمہیں بھی سزا ملے گی تم بھی سزا سے نہیں بچ

سکتے۔

سپہ سالار گھبرا سا گیا اس لئے کہ سلومی کی باتوں نے اس پر اثر کرنا شروع کر دیا تھا وہ جیل کی کوٹھڑی میں بے چینی سے ٹہلنے لگا سلومی نے کہا۔

سنو اب تمہاری نجات کی ایک ہی صورت ہے صرف ایک ہی راستہ ہے جس پر چل کر تم بچ سکتے ہو؟

سپہ سالار نے پوچھا۔

وہ کیا؟

سلومی نے مسکرا کر کہا۔

وہ یہ کہ اس بادشاہ کو قتل کر دو جس نے تمہیں یہ حکم دیا کہ یوحنا کا سر کاٹ کر لاؤ۔ صرف اسی صورت میں تم اپنے گناہوں کے داغ کو دھو سکتے ہو۔

سالار نے کہا۔

مگر یہ......... یہ بغاوت ہوگی بادشاہ کے خلاف بغاوت ہوگی

سلومی نے کہا۔

تم اس بادشاہ کے بارے میں ہمدردی سے کیوں سوچتے ہو جس نے تمہارے بارے میں ہمدردی سے غور نہیں کیا؟ بادشاہ نے تو تم سے ایک گھناؤنا گناہ کروایا ہے اگر تم نے اسے سزا نہ دی تو قدرت تم سے اس کا بدلہ لے گی۔

سپہ سالار کے دل پر سلومی کی باتوں کا برابر اثر ہو رہا تھا اسے کچھ کچھ یقین ہوتا جا رہا تھا کہ سلومی ٹھیک کہہ رہی تھی بادشاہ ہیروڈ نے اسی کو یوحنا کا سر کاٹنے کا حکم دیا تھا کہ اس کے ساتھ ایک خوفناک ظلم کیا جائے۔ اسے یوحنا نبی کے ساتھ تو کوئی دشمنی نہیں تھی اسے کیا ضرورت پڑی تھی کہ وہ ایک نیک بندے کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کرتا۔

سپہ سالار پر اپنی باتوں کا اثر ہوتے دیکھ کر سلومی نے ایک اور حملہ کیا اور کہا۔

اگر تم بادشاہ کو ہلاک کر کے تخت پر قبضہ کر لو تو میں تم سے شادی کر لوں گی۔

سپہ سالار نے تعجب سے سلومی کی طرف دیکھا۔

کیا بادشاہ کو قتل کرنے سے مجھے گناہوں کی سزا معاف کر دی جائے گی؟ کیا قدرت مجھ سے انتقام نہیں لے گی۔

ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ تم ظالم کو ختم کر دو گے بادشاہ نے ظلم کیا ہے اسے ختم کر دو گے تو پھر تم سے بدلہ نہیں لیا جائے گا تم معاف کر دیئے جاؤ گے.......... معاف کر دیئے جاؤ گے۔

سپہ سالار اگرچہ ایک بہادر آدمی تھا مگر وہ ایک بے وقوف آدمی بھی تھا وہ دوسروں کی باتوں میں بڑی آسانی سے آ جاتا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا

سلومی نے اسے اپنی باتوں کے جال میں پھنسالیا اور اسے راضی کر لیا کہ وہ بادشاہ کو قتل کر کے تخت پر قبضہ جمالے۔...........سپہ سالار نے جاتے ہوئے کہا۔

میں اس سازش کے بارے میں ایک بار پھر غور کرنا چاہتا ہوں تم اس سلسلے میں کسی سے بات نہ کرنا۔

سلومی کہنے لگی۔

تم محل میں جا کر اور بادشاہ کی قابل رحم حالت دیکھ کر جتنا غور کرو گے اسی نتیجے پر پہنچو گے کہ تمہارے لئے ایک ہی نجات کا راستہ ہے کہ تم بادشاہ کو قتل کر کے تخت پر قبضہ کر لو اس طرح سے تمہارے گناہ بھی دھل جائیں گے اور بادشاہ کو بھی عذاب سے چھٹکارا مل جائے گا۔

سپہ سالار نے سلومی کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور وہ قید خانے کی کوٹھڑی سے باہر نکل گیا مگر سلومی نے اپنی سازش میں کامیاب ہونے

میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اس نے تیر ٹھیک نشانے پر لگا دیا تھا اس نے سپہ سالار کے دل پر یہ بات پتھر کی لکیر کی طرح نقش کر دی تھی کہ اس کی نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ وہ ظالم کو ختم کر کے بادشاہ کو قتل کر کے خود تخت پر قبضہ جمالے۔

سپہ سالار نے جاتے ہی اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا اس نے ان کے ساتھ سلومی کے بارے میں کوئی بات نہ کی ان کو یہی بتایا کہ چونکہ بادشاہ کی بیماری کی وجہ سے رعایا اور ملک کی حالت بگڑتی جارہی ہے اس لئے وہ حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر ملک کو خوش بنانا چاہتا ہے سپہ سالار نے ان سب کو بڑے بڑے عہدے دینے کا لالچ بھی دیا وہ اس لالچ میں آ گئے اور بادشاہ کا تختہ الٹنے کے لئے تیار ہو گئے۔ بادشاہ کو اس سازش کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں تھا ایک تو وہ بیماری کی وجہ سے پریشان تھا دوسرے جن لوگوں نے بادشاہ کو اس سازش کے

بارے میں خبردار کرنا تھا وہ خود سازش میں شریک تھے۔

عنبر اور ناگ واپس ناگن دیوی کے مندر میں آگئے۔

ناگ بڑا پجاری بنا دیوی کی پوجا کر رہا تھا اور عنبر اپنے کمرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اگر بادشاہ نے یوحنا بزرگ کو شہید کروادیا ہے تو قدرت اس سے اس گناہ کا ضرور بدلہ لے گی اتنے میں ناگ پجاری اندر آیا وہ کچھ پریشان تھا عنبر نے پوچھا۔

خیریت تو ہے ناگ تم اتنے پریشان کیوں ہو؟

ناگ نے کہا۔

ابھی ابھی ایک عجیب واقعہ ہوا میں ناگن دیوی کی پوجا سے فارغ ہو کر اس کے قدموں میں پھول رکھ رہا تھا کہ اچانک ناگ دیوی کی آواز سنائی دی وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ یوحنا نبی کو بادشاہ سلومی اور سپہ سالار نے مل کر شہید کیا ہے اور اب سپہ سالار اور سلومی مل کر بادشاہ کو قتل

کر کے تخت پر قبضہ کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔

عنبر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔؟

میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں، ناگن دیوی نے خود اپنی آواز میں مجھے یہ پیغام دیا ہے۔

ناگن دیوی نے اس سے پہلے جتنے بھی پیغام دیئے تھے وہ سب کے سب سچے نکلے تھے چنانچہ انہیں اب بھی یقین تھا کہ ناگن دیوی کی آواز غلط نہیں ہے انہوں نے اس بات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا کہ سپہ سالار جو بادشاہ کا وفادار تھا اس کے خلاف کس طرح ہو گیا عنبر نے کہا۔

یہ ساری سازش سلومی نے تیار کی ہو گی وہ ایک ہوشیار اور مکار عورت ہے اس نے سپہ سالار کو راضی کر لیا ہو گا کہ وہ بادشاہ کو قتل کر دے اور

تخت پر قبضہ جما لے۔

ناگ نے کہا۔

ٹھیک ہے بادشاہ کو بھی اس کے گناہ کی سزا ملنی چاہیے۔

عنبر نے کہا۔

مگر بادشاہ تو رات دن خدا سے اپنے گناہ کی معافی مانگتا رہتا ہے وہ تو

اپنے کیے پر پچھتا رہا ہے اسے بے حد صدمہ ہے کہ ایک مکار عورت

کے اشارے پر اس کے ہاتھوں سے بڑا گناہ ہو گیا۔

ناگ نے کہا۔

اس سے کیا ہوتا ہے جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے اس کا کیا ہوا گناہ اب

واپس نہیں آ سکتا نہ ہی اس گناہ کا داغ ڈھل سکتا ہے۔

یہ تو ٹھیک ہے لیکن سلومی اور سپہ سالار سے بادشاہ اچھا آدمی ہے کہ کم

از کم وہ اپنے کیے پر شرمسار تو ہے وہ اپنے گناہ پر پچھتا تو رہا ہے سلومی

اور سپہ سالار تو ظالم ہیں وہ شرمسار بھی نہیں ہیں۔

اور بادشاہ کو قتل کر کے ایک اور ظلم کرنا چاہتے ہیں۔

ناگ نے پوچھا۔

تو کیا تمہارا خیال ہے کہ ہمیں بادشاہ کو بچانا چاہیے؟

میرا تو خیال ہے کہ ہمیں بادشاہ کو خبردار کر دینا چاہیے

لیکن بادشاہ بیمار ہے اور اندھا ہے وہ کیا مقابلہ کر سکے گا؟

عنبر بولا۔

میرا خیال ہے ہمیں بادشاہ سے چل کر بات کرنی چاہیے اگر تو واقعی

اپنے کیے پر شرمندہ ہے اور خدا سے اپنے گناہوں کی سچے دل سے

معافی مانگ رہا ہے تو ہمیں اس کی ضرور مدد کرنی چاہیے۔

ناگ نے کہا۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمیں اس سے یہ وعدہ بھی لینا ہوگا کہ وہ آئندہ

سے یوحنا نبی کے ماننے والوں کو تنگ نہیں کرے گا

.........دریائے اردن کے کنارے ان کو اپنی مرضی کے ساتھ

عبادت کرنے کی آزادی دے گا۔

ضرور ضرور.........

اسی روز شام سے کچھ وقت پہلے عنبر بادشاہ کے محل میں آ گیا بہانہ اس

نے یہ بنایا کہ وہ ایک دوائی بدل کر لایا ہے اور اسے امید ہے کہ اس

دوائی سے بادشاہ کی بیماری دور ہو جائے گی اور اس کی آنکھوں کی

سوجن ختم ہو جائے گی عنبر کو اسی وقت بادشاہ کے پاس پہنچا دیا گیا عنبر کی

خوش قسمتی تھی کہ بادشاہ کے پاس سوائے اس کی ملکہ کے اور کوئی نہیں تھا

عنبر نے جاتے ہی بادشاہ سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ ایک انتہائی اہم

مسئلے پر بات کرنے آیا ہے بادشاہ ذرا چونکا، اس روز اس کی آنکھوں کا

درد کم ہو گیا تھا.........بادشاہ نے پوچھا۔

تم مجھ سے کس سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہو؟

عنبر نے کہا۔

کیا آپ کو اپنی ملکہ پر بھروسہ ہے؟ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں ان کی موجودگی میں ایک ایسی سازش کے راز سے پردہ اٹھاؤں جس کا تعلق آپ کے تخت وتاج سے ہے۔؟

بادشاہ کے چہرے پر تھوڑی سی پریشانی ظاہر ہوئی اس نے کہا۔

ہمیں اپنی ملکہ پر پورا پورا بھروسہ ہے تم کھل کر بات کرو، اب عنبر نے ساری بات کھول کر بیان کردی کہ سپہ سالار سلومی کے اشارے پر بغاوت کرنے کے بعد بادشاہ کو قتل کرکے تخت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے بادشاہ یہ سن کر سناٹے میں آگیا بلکہ اس کا رنگ بھی زرد ہوگیا بادشاہ نے پوچھا۔

تمہیں اس کی خبر کہاں سے ملی ہے۔؟

عنبر نے کہا۔

مجھے میرے ایک جاسوس نے یہ اطلاع دی ہے جو آپ کا خیر خواہ

ہے۔

بادشاہ نے کہا۔

تمہارے پاس اس کا ثبوت کیا ہے کہ سپہ سالار مجھے قتل کر کے تخت پر

قبضہ کرنا چاہتا ہے۔؟

عنبر بولا۔

میرے لئے ثبوت پیش کرنا بڑا مشکل ہے اسلئے کہ ابھی تک یہ سازش

باغیوں کے ذہنوں میں پرورش کر رہی ہے وہ ثبوت حاصل کرنے کا

وقت نہیں دیں گے ممکن ہے ثبوت اس وقت مہیا ہو جب آپ اس دنیا

میں نہ ہوں۔

بادشاہ سوچ میں پڑ گیا ملکہ نے کہا۔

مجھے اس پر پہلے ہی شک تھا دو تین روز سے وہ یہاں آ کر آپ کو اور

چاروں اطراف سے دیکھا کرتا ہے۔

بادشاہ نے کہا۔

میں اندھا ہو کر بستر پر پڑا ہوں میں اس کی گھناؤنی سازش کا اکیلا کیوں

کر مقابلہ کر سکتا ہوں میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ مجھ سے جو گناہ ہوئے ہیں

یہ مجھے اس کی سزا مل رہی ہے۔

اب عنبر نے صاف پوچھ لیا۔

کیا آپ یوحنا نبی کو شہید کر کے پچھتا نہیں رہے؟

بادشاہ تڑپ اٹھا۔

تمہیں کس نے بتایا؟

اسی جاسوس نے جس نے یہ بتایا ہے کہ سپہ سالار آپ کو قتل کرنے کی

سازش کر رہا ہے۔

کمرے میں گہری خاموشی چھا گئی ملکہ سسکیاں بھرنے لگی بادشاہ کی اندھی آنکھوں میں آنسو آ گئے اس نے ہاتھ سینے پر باندھ کر کہا کہ وہ خدا سے گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اس نے یوحنا نبی کو شہید کر کے جو گناہ کیا ہے اس پر وہ اس قدر پچھتا رہا ہے کہ اسکا ضمیر اسے ہر وقت ملامت کرتا رہتا ہے عنبر نے کہا۔

اگر یہ بات ہے تو مجھ سے جو مدد ہو سکی کروں گا۔

بادشاہ نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا۔

تم کیا مدد کر سکو گے بھلا؟

عنبر نے کہا۔

یہ وقت آنے پر معلوم ہو گا۔

تختہ الٹ دو

بادشاہ ہیروڈ اپنے گناہ پر بہت پچھتا رہا تھا۔

چنانچہ جب عنبر نے اسے کہا کہ وہ صرف اس صورت میں اس کی حکومت کو تباہی اور بغاوت سے بچا سکتا ہے کہ وہ یوحنا نبی کے ماننے والوں پر سے تمام پابندیاں اٹھالے اور انہیں آزادی کے ساتھ دریائے اردن کے کنارے پر عبادت کرنے کی اجازت دے دے تو اس نے فوراً یہ شرط مان لی اور عنبر سے کہا کہ اگر خدا اس کے اتنے بڑے گناہ کو اتنی سی بات پر بخش سکتا ہے تو وہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھے گا بادشاہ نے ہاتھ جوڑ کر آسمان کی طرف بلند کیے اور یوحنا نبی کی

قید سے فرار

روح سے اپنی زیادتیوں کی معافی مانگی عنبر نے بادشاہ سے کہا۔

شاید خدا نے اور یوحنا نبی کی مقدس روح نے آپ کو معاف کر دیا ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے دل میں آپ کی مدد کا خیال پیدا ہو گیا ہے

لیکن آپ کو اپنے وعدے پر قائم رہنا ہوگا اور دریائے اردن کے

کنارے یوحنا نبی کے ماننے والوں کے لئے ایک عبادت گاہ بنانی ہو

گی۔

میں اس وعدے پر صدق دل کے ساتھ قائم رہوں گا میں یوحنا نبی کے

ماننے والوں کو عبادت کی آزادی ہی نہیں دوں گا بلکہ اپنے ذاتی

اخراجات سے یوحنا نبی کے نام پر ایک شاندار عبادت گاہ بھی

بنواؤں گا جہاں لوگ آزادی سے عبادت کر سکیں گے۔

ملکہ نے کہا۔

میں بھی اس بات کی ضمانت دیتی ہوں۔

عنبر بادشاہ اور ملکہ کو یقین دلا کر وہ اس کی ہر حالت میں مدد کرے گا شاہی محل سے واپس ناگن دیوی کے مندر میں آ گیا یہاں آ کر اس نے ناگ کو ساری بات سمجھا دی اور یہ بھی کہا کہ بادشاہ اپنے کیے پر پچھتا رہا ہے اور اس نے یوحنا نبی کے ماننے والوں پر سے تمام پابندی اٹھا لینے اور انہیں اپنی مرضی سے عبادت کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کر دیا ہے ناگ نے کہا۔

بادشاہ ہیروڈ خوش نصیب ہے اس نے نہ صرف اپنا سر قتل ہونے سے بچا لیا بلکہ اپنی سلطنت کو بھی محفوظ کر لیا ہے۔

عنبر نے کہا۔

مگر اب سوال یہ ہے کہ ہمیں کس طرح سپہ سالار اور سلومی کی سازش سے خبردار رہنا ہو گا، کیونکہ ہمیں کوئی خبر نہیں کہ انہوں نے اپنی سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کون سا وقت اور کون سا طریقہ مقرر کیا

ہے۔

ناگ نے کہا۔

کیا تم کنیز کارمیلا کی روح سے نہیں پوچھ سکتے کہ یہ لوگ کب اور کیوں بادشاہ کو قتل کر کے تخت پر قبضہ جمانے والے ہیں۔؟

عنبر بولا۔

میرے دوست کارمیلا کی روح مجھے یہ نہیں بتا سکتی کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے ہاں جو کچھ ہو رہا ہو اس بارے میں وہ اپنی طاقت کے مطابق میری مدد کر سکتی ہے بادشاہ کے خلاف بغاوت کی خبر اس نے مجھے اپنی مرضی سے دی ہے اور اسے بھی اس وجہ سے خبر ملی تھی کہ یہ ایک اللہ کے نیک بندے کی شہادت کا معاملہ تھا ہونے والے واقعات کے بارے میں میں نے جب کبھی کارمیلا سے پوچھا وہ خاموش ہو گئی

ہے۔

ناگ نے کہا۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں اپنے طور پر اب حرکت میں آ جانا چاہیے کیونکہ سلویٰ قید خانے میں ہے وہ بہت جلد آزاد ہو کر اس ملک کی ملکہ بننا چاہتی ہوگی۔

عنبر کہنے لگا۔

ہاں.........اور اس کے لئے وہ سپہ سالار کو شاہ ہیروڈ کے قتل پر اکسا رہی ہوگی تم اس سلسلے میں یہ کر سکتے ہو کہ کس طرح سلویٰ کو ٹھڑی میں پہنچ جاؤ اور ان کی خفیہ گفتگو کو سنو اور مجھے آ کر خبر دو ان دونوں کے درمیان کیا کھچڑی پک رہی ہے۔

ناگ نے کہا۔

میرے دوست میں اس خدمت کے لئے تیار ہوں۔

پھر تم آج ہی اور اسی وقت وہاں پہنچ جاؤ لیکن کیا تمہارے اس طرح

جانے میں خطرہ تو نہیں ہے میرا خیال ہے کہ خطرہ قدم قدم پر ہے

تمہارا کیا خیال ہے۔

ناگ نے کہا۔

میں تو تمہارے کہنے پر آگ میں کود پڑنے کو بھی تیار ہوں اس لئے کہ

تم نے میری ہر جگہ مدد کی ہے میری جان بچائی ہے میں تمہارا احسان

مند ہوں یہ سوچنا تمہارا کام ہے کہ مجھے کیسے اور کب وہاں پہنچنا ہوگا؟

میرا کام تو تمہارے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔

عنبر نے کچھ سوچ کر کہا۔

پھر تم ٹھہر جاؤ میں بادشاہ سے ذکر کر کے خاص طور پر تمہاری ڈیوٹی قید

خانے کے باہر لگواتا ہوں اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ تم سلومی کے آس

پاس رہو گے اور ایک ایک پل کی خبر ہو گی.............تمہارا کیا خیال

ہے؟

بڑا مناسب خیال ہے؟

دوسرے روز عنبر علاج کرنے بادشاہ کے محل میں آ گیا وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بادشاہ کی آنکھ کا درد کم ہو گیا تھا اور سوجن بھی اترنا شروع ہو گئی تھی اس کا صاف طور پر یہی مطلب تھا کہ خدا نے بادشاہ کی گڑگڑاہٹ سن لی ہے اور اسے معاف کر دیا ہے عنبر نے بادشاہ کو بتایا کہ اس کی آنکھیں اچھی ہو رہی ہیں اور خدا نے چاہا تو اس کی بینائی بھی واپس آ جائے گی شاہ ہیروڈ نے خدا کا شکر ادا کیا اور دل سے دعا کی کہ وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دے عنبر نے ناگ کو جیل خانے کے پہرے پر لگانے کی تجویز پیش کی۔

بادشاہ نے کہا۔

عنبر تمہیں اجازت ہے کہ میری سلطنت کو باغیوں سے بچانے کے لئے جو کچھ کرنا چاہو تمہیں مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں

ہے۔

عنبر کہنے لگا۔

پھر بھی یہ حکم آپ ہی دیں گے کہ ناگ کو سلومی کی کوٹھڑی کے باہر پہرے پر لگا دیا جائے۔

بادشاہ نے کہا۔

میں اس کے لئے ابھی حکم جاری کر دیتا ہوں ناگ سے کہو کہ وہ وردی خانے جا کر سپاہی کی وردی حاصل کر لے اور آج ہی سے سلومی کے قید خانے کے باہر پہرہ دینا شروع کر دے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا ناگ نے سپاہی کی وردی پہن لی اور قید خانے میں سلومی کی کوٹھڑی کے باہر کھڑے ہو کر پہرہ دینا شروع کر دیا پہلے والے پہریدار کو وہاں سے ہٹا دیا گیا سلومی نے نئے سپاہی ناگ کو کوٹھڑی میں سے غور سے دیکھا اور سلاخوں کے قریب آ کر پوچھا۔

ایسے لگتا ہے کہ میں نے پہلے بھی تمہیں دیکھا ہے۔

ناگ نے سر جھٹک کر کہا۔

میں کل ہی سکندریہ سے تبدیل ہو کر یہاں آیا ہوں تم نے مجھے نہیں دیکھا۔

سلومی مسکرائی۔

چلو اگر پہلے نہیں دیکھا تو آج تو دیکھ لیا ہے تم شادی شدہ ہو؟ ناگ سمجھ گیا کہ سلومی اسے اپنی چارلبازیوں میں لانا چاہتی ہے اس نے کہا۔

میں شادی شدہ ہوں میرے دس بچے ہیں اور تمہیں اس سے کیا؟

سلومی بولی۔

میں تو اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ مجھے تم سے ہمدردی ہے سوچتی ہوں کہ تم اتنی مشکل ڈیوٹی دیتے ہو اور تمہیں تنخواہ کیا ملتی ہے تمہارا گزارا کتنی مشکل سے ہوتا ہوگا۔

ناگ نے کہا۔

کیا تم مجھے بادشاہ کے خلاف کرنا چاہتی ہو۔؟ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں بادشاہ کا وفادار ہوں اور اس کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتا۔

یہ کہہ کر ناگ وہاں سے ہٹ گیا اور چل پھر کر پہرہ دینے لگا اب وہ اس بات کے انتظار میں تھا کہ کب سپہ سالار اس کے پاس آتا ہے اگلے ہی روز سپہ سالار وہاں پہنچ گیا ناگ بڑا خوش ہوا لیکن یونہی جھوٹ موٹ اس نے سپہ سالار سے کہا۔

آپ بادشاہ کا اجازت نامہ دکھائے بغیر سلومی سے نہیں مل سکتے سپہ سالار نے کہا۔

میں سپہ سالار ہوں میں جس وقت چاہوں قیدی سے ملاقات کر سکتا ہوں تم مجھے روکنے والے کون ہو۔؟ میرے راستے سے ہٹ جاؤ

وگرنہ میں تمہیں کھڑے کھڑے قتل کردوں گا۔

ناگ یہی چاہتا تھا چنانچہ وہ پرے ہٹ گیا اور اس نے کوٹھڑی کا دروازہ کھول دیا سپہ سالار اندر چلا گیا اب ناگ کا اصل کام شروع ہونے والا تھا اب اسے اندر پہنچ کر ان دونوں کی باتوں کو سننا تھا کہ وہ بادشاہ کو قتل کرنے کی کیا سازش کر رہے ہیں ناگ کوٹھڑی سے دور چلا گیا ایک جگہ اندھیرا سا تھا اور ارد گرد کوئی نہیں تھا.........ناگ نے ہلکی سی پھنکار ماری اور سانپ کی شکل بدلی اور دیوار پر سے رینگتا ہوا اوپر چھوٹے سے روشن دان میں سے ہو کر کوٹھڑی کے اندر چلا گیا وہ دیوار پر سے اتر کر نیچے نہ آیا بلکہ اوپر چھت کے ساتھ ہی ایک طرف لگا رہا اور ان دونوں کی باتیں سننے لگا۔

یہ ناگ کی بد قسمتی تھی کہ سلومی اور سپہ سالار کے درمیان جو باتیں ہوئیں ان میں یہ ذکر کہیں بھی نہیں آیا کہ وہ کب اور کس طرح بادشاہ کو

قتل کریں گے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس بات کا فیصلہ وہ پہلے سے ہی کر چکے ہیں ان کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ یہ تھی۔

سپہ سالار۔ میں وقت مقررہ پر تمہیں قید خانے سے آکر لے جاؤں گا۔

سلومی۔ کیا فوجی افسروں سے تم نے ساری بات طے کر لی ہے؟

سپہ سالار۔ وہ سب میرے ساتھ مل چکے ہیں میں انہیں جس طرح کہوں گا وہ اسی طرح کریں گے وہ صرف میرے ایک اشارے کے منتظر ہیں۔

سلومی۔ بادشاہ کو قتل کرنے کے بعد اس کی لاش کو شہر کے چوک میں لا کر رکھ دینا بہت ضروری ہو گا کہ عوام کو یقین ہو جائے کہ بادشاہ مر چکا ہے۔

سپہ سالار۔ اس کا بندوبست بھی کر لیا گیا ہے یہ کام کمازار نے اپنے ذمے لے لیا ہے۔

سلوی۔ کیا یہ لوگ آخری دم تک وفادار رہیں گے۔

سپہ سالار۔ کیوں نہیں، میں نے انہیں اعلیٰ عہدوں کا لالچ دیا ہے۔

سلوی۔ کہیں وہ تمہیں بھی قتل کرنے کا منصوبہ تو نہیں بنا رہے۔؟

سپہ سالار۔ ایسا وقت کبھی نہیں آئے گا اس سے پہلے میں ان سب کو قتل کر دوں گا۔

سلوی۔ پھر بھی تمہیں بے حد ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

سپہ سالار۔ تم فکر نہ کرو میں ہر طرح سے چوکس ہوں اچھا اب میں جاتا ہوں تم میرا انتظار کرنا اب میں تمہیں یہاں سے لینے ہی آؤں گا۔

سلوی۔ میں تمہارا انتظار کروں گی۔

اس کے بعد سپہ سالار اٹھ کر کوٹھڑی سے باہر نکل گیا۔

ناگ بھی روشن دان سے ہو کر باہر برآمدے کی چھت پر آیا اور وہاں سے اتر کر نیچے آ گیا نیچے آتے ہی وہ پھر سے انسان کی شکل میں واپس

آگیا سپہ سالار اسے دیکھ رہا تھا ناگ جلدی سے آگے بڑھا اور بولا۔

کیا آپ پھر بھی آرہے ہیں یا میں دروازہ بند کر دوں۔

سپہ سالار نے کہا۔

ہاں ہاں دروازہ بند کر دو میں اب نہیں آؤں گا۔

ناگ نے سوچا کہ ذرا اس کے دماغ کو یہ بتا کر پریشانی تو لگا دو کہ مجھے اس کی سازش کا علم ہے خدا جانے اسے یہ خیال کیوں آیا اس نے یہ بھی غور نہ کیا کہ ایسا کرنا کہیں ان کے لئے نقصان دہ تو نہیں ہوگا ناگ نے کہا۔

مگر آپ تو سلوی سے کہہ رہے تھے کہ میرا انتظار کرنا۔

سپہ سالار آگے چلتے چلتے وہیں رک گیا یہ بات اس کے دماغ پر پتھر بن کر گری اس نے واپس پلٹ کر کھا جانے والی نظروں سے ناگ کو دیکھا اور اسے کندھے سے پکڑ کر زور سے جھنجھوڑا۔

کم بخت تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں نے سلومی سے یہ بات کی ہے

بولو جواب دو کیسے پتہ چلا تمہیں۔؟

ناگ نے پہلے تو گڑگڑا کر بڑی عاجزی سے کہا۔

حضور میں نے دور سے آپ کی آواز سنی تھی۔

سپہ سالار نے کہا۔

بکواس کرتے ہو میں بڑی آہستہ آہستہ بات کر رہا تھا تم میری آواز

نہیں سن سکتے تھے پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں نے یہ کہا ہے بتاؤ نہیں

تو میں تمہارا سر قلم کر دوں گا۔

ناگ نے کہا۔

مجھ سے غلطی ہو گئی حضور معاف کر دیں۔

سپہ سالار نے اچانک تلوار کھینچ لی اسے تو یوں محسوس ہونے لگا تھا جیسے

اس کی سازش بے نقاب ہو گئی ہے سپہ سالار نے ناگ کی گردن پکڑ کر

کہا۔

بولو۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں سلومی سے دوبارہ مل رہا ہوں اگر تم نے جواب نہ دیا تو میں ابھی اس تلوار سے تمہاری گردن کاٹ کر رکھ دوں گا۔

اب ناگ انتظار نہیں کر سکتا تھا اب وہ احمقوں کی طرح سپہ سالار کا منہ نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے کہ یہ اس کی زندگی اور موت کا سوال تھا اس نے کھڑے کھڑے بڑے زور سے پھنکار ماری اس کے منہ سے اس قدر گرم بھاپ نکلی کہ سپہ سالار اس کی گردن چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا ناگ اس کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھنے لگا سپہ سالار کو ناگ کی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا اور وہ چپکے سے وہاں سے کھسک گیا یہ سارا منظر سلومی کوٹھڑی کی سلاخوں کے ساتھ لگی دیکھ رہی تھی اس نے سپہ سالار کو جاتے دیکھا تو ناگ سے کہا۔

پھر یدار تم سپہ سالار سے کیا باتیں کر رہے تھے؟

ناگ نے پلٹ کر سلومی کو دیکھا اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں اور ان میں سے جادو کی کرنیں باہر نکل رہی تھی سلومی کو بھی ان آنکھوں سے دہشت محسوس ہوئی اور چپکے سے دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔

ناگ نے عنبر کو رات کو آ کر بتایا کہ سپہ سالار اور سلومی کی گفتگو سے وہ یہ معلوم نہیں کر سکا کہ بادشاہ کو کب اور کیسے قتل کیا جا رہا ہے اس کے بعد اس نے عنبر کو ساری تفصیل کھول کر بیان کر دی عنبر گہری سوچ میں ڈوب گیا اسکا مطلب یہ تھا کہ خطرہ بادشاہ کے سر پر منڈلا رہا تھا کوئی خبر نہیں پہنچی تھی کہ کون کس وقت بادشاہ کے سینے میں خنجر اتار دے یا اس کے کھانے میں زہر ملا کر دے دے عنبر کو یہ معلوم ہوا کہ جیل کا کماندار بھی بغاوت کی سازش میں شریک ہے اور اس کے علاوہ کئی

فوجی افسروں کو بھی سپہ سالار نے اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

عنبر نے بادشاہ کی خبر گیری شروع کر دی مگر چوبیں گھنٹے وہاں نہیں بیٹھ سکتا تھا اور پھر بادشاہ کو کسی پانی یا کھانے میں زہر بھی دیا جا سکتا تھا آخر تنگ آ کر عنبر نے سپہ سالار کو ہی ٹھکانے لگانے کا پروگرام بنا لیا اس نے ناگ سے مشورہ کیا کہ اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ہے ہم کسی غلطی سے اندھے کنویں میں گر جائیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس سازش کے سرغنہ سپہ سالار کو ہی ختم کر دیا جائے اس لئے کہ اگر سپہ سالار کو ختم کر دیا تو باقی اپنے آپ بغاوت سے ہاتھ چھوڑ دیں گے ناگ نے کہا۔

اگر تم یہی مناسب خیال کرتے ہو تو میرے لئے سپہ سالار کو ہلاک کرنا خوشی کا باعث ہوگا کیونکہ اس نے میری بے عزتی کی تھی۔

عنبر نے کہا۔

پھر تم ایسا کرو کہ یہ معلوم کرو سپہ سالار کہاں ہے وہ جہاں بھی ہو اسے
ہلاک کر دو نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔
ناگ عنبر کا اشارہ پا کر سپہ سالار کی تلاش میں شاہی قلعے کی طرف روانہ
ہو گیا کیوں کہ اسے معلوم تھا کہ سپہ سالار وہیں کہیں اپنے فوجی
افسروں کے ساتھ ہو گا۔

ہیروڈ کا قتل

ناگ دن بھر قلعے میں سپہ سالار کو تلاش کرتا رہا۔
مگر وہ اسے کہیں بھی دکھائی نہ دیا اس نے ایک سپاہی سے اس کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ شہر سے باہر سپاہیوں کو جنگی مشق کرانے گیا ہوا ہے ناگ عنبر کے پاس مندر میں آگیا عنبر اپنے کمرے میں بیٹھا بادشاہ کی آنکھوں کے لئے ایک دوائی بنا رہا تھا۔ اس نے عنبر کو بتایا کہ سپہ سالار شہر سے باہر گیا ہوا ہے عنبر نے کہا۔
میرا خیال ہے کہ یہ لوگ بہت سوچ سمجھ کر بغاوت کا پہلا قدم اٹھانا چاہتے ہیں اسی لئے وہ دیر کر رہے ہیں بہرحال ہم آج رات اس کا انتظار کر لیتے ہیں کل اس کی خبر لیں گے۔

ناگ نے پوچھا۔

بادشاہ کا کیا حال ہے۔؟

آنکھوں کی سوجن دور ہو گئی ہے مگر بینائی واپس نہیں آ رہی۔

مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اندھا ہو چکا ہے۔

خیال تو میرا بھی ایسا ہی ہے مگر میں پوری کوشش کروں گا کہ وہ پھر سے دیکھ سکے۔

اچھا میں قید خانے کی طرف جا رہا ہوں ہو سکتا ہے سپہ سالار سلوی سے ملنے وہاں آئے۔

ہاں..........اور اگر وہ وہاں آیا تو ایک پل ضائع کیے بغیر اسے ہلاک کر دینا۔

ایسا ہی ہو گا۔

ناگ وہاں سے سیدھا گھوڑے پر سوار ہو کر قید خانے پہنچ گیا جب وہ

قید سے فرار

سلومی کی کوٹھڑی کے باہر پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کوٹھڑی میں سلومی نہیں تھی بلکہ اس کی جگہ ایک اور قیدی زمین پر بیٹھا تھا اس نے اس سپاہی کو بلا کر پوچھا۔

سلومی کہاں چلی گئی؟

سپاہی نے کہا۔

سپہ سالار کے حکم سے اسے شہر سے باہر والی چھاؤنی کے جیل خانے میں بھجوا دیا گیا ہے۔

ناگ فوراً سمجھ گیا کہ سپہ سالار صبح سے کہاں غائب ہے وہ ضرور سلومی کے پاس چھاؤنی گیا ہوگا، اسکا مطلب یہ تھا کہ وہ بغاوت کے پہلے منصوبے میں کامیاب ہو گیا ہیں یعنی سپہ سالار نے سلومی کو بڑی آسانی سے اپنے ساتھ لے جا کر آزاد کروالیا ہے۔

دوسری چھاؤنی میں وہ قید کہاں ہوگی وہ تو سپہ سالار کے ساتھ بڑی

قید سے فرار

آزادی سے بغاوت کی سازش پر کام کر رہی ہو گی کیوں کہ چھاؤنی

میں اکثریت ان افسروں کی تھی جو سازش میں برابر کے شریک تھے۔

ناگ نے سوچا کہ فوراً چل کر عنبر کو صورتحال سے آگاہ کرنا چاہیے

چنانچہ وہ قید خانے سے باہر نکلا اور گھوڑے پر سوار ہو کر نا گن دیوی

کے مندر کی طرف روانہ ہو گیا۔

اب شام ہو گئی تھی اور سائے گہرے ہونے شروع ہو گئے تھے شہر میں

ہلکا ہلکا اندھیرا اچھیل رہا تھا ناگ بڑی تیزی کے ساتھ گھوڑا دوڑاتا مندر

پہنچا وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ عنبر تو بادشاہ کا علاج کرنے شاہی محل

جا چکا ہے ناگ نے وہیں سے گھوڑے کی باگ موڑی اور شاہی محل کی

طرف روانہ ہو گیا۔

ابھی وہ شاہی محل کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اسے دور سے کچھ سپاہی

بھاگتے ہوئے دکھائی دیے ایک سپاہی سخت زخمی تھا اس کے جسم سے

خون بہہ رہا تھا وہ اس کے قریب آ کر گر پڑا ناگ نے اسے سہارا دیا

اور پوچھا۔

تم کیسے زخمی ہوئے۔؟

سپاہی نے دم توڑتے ہوئے کہا۔

بادشاہ قتل کر دیا گیا ہے۔

اتنا کہہ کر وہ مر گیا ناگ کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی گویا سپہ سالار

کی سازش کامیاب ہو چکی تھی وہ چونکہ ایک سپاہی کی وردی میں تھا اس

لئے محل کی طرف بھاگا اسے سب سے زیادہ فکر عنبر کی تھی کیونکہ عنبر محل

میں گیا تھا وہ محل کے دروازے پر پہنچا تو اسے ہر طرف لاشیں اور خون

ہی خون نظر آیا وہ لپک کر اوپر بادشاہ کے محل کی طرف آ گیا وہاں بھی

لاشیں بکھری پڑی تھیں اور کچھ جگہوں پر سپہ سالار اور بادشاہ کے

سپاہیوں میں جنگ ہو رہی تھی ناگ تیز تیز قدم اٹھاتا بادشاہ کی خواب

گاہ میں داخل ہو گیا۔ یہاں بھی سپاہیوں کی لاشیں بکھری ہوئی تھیں

بادشاہ کی لاش غائب تھی۔

بادشاہ کے بستر پر خون ہی خون تھا..........عنبر یہاں بھی نہیں تھا

اچانک اسے پردے کے پیچھے ایک کنیز کا سہما ہوا چہرہ دکھائی دیا ناگ

نے اسے پردے سے باہر نکال کر پوچھا کہ یہ سب کیا ہوا؟ ملکہ کہاں

ہے بادشاہ کی لاش کہاں ہے؟ شاہی حکیم عنبر کہاں ہے؟ کنیز ڈری

ہوئی تھی اس نے روتے ہوئے کہا۔

انہوں نے بادشاہ کو قتل کر دیا ملکہ کو گرفتار کر کے لے گئے بادشاہ کی لاش

بھی لے گئے۔

اور شاہی حکیم!؟

اسے بھی پکڑ کر ساتھ لے گئے۔

اسے کیوں گرفتار کیا۔؟

قید سے فرار

اس نے بادشاہ کو بچانے کی کوشش کی تھی۔

ناگ کو عنبر کی فکر پڑ گئی اگرچہ اسے معلوم تھا کہ اس کا کچھ بھی نہیں بگڑ سکتا کوئی بھی شخص اسے ہلاک نہیں کر سکتا پھر بھی اسے ساری زندگی کے لئے کسی اندھیرے تہہ خانے میں پھینکا جا سکتا تھا اور بادشاہ کی خواب گاہ سے باہر آ گیا سپہ سالار کے سپاہیوں کا ایک دستہ محل کے اندر داخل ہو رہا تھا ناگ ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا اسکے بعد فوج کے کچھ اور دستے اندر داخل ہوئے اس کے فوراً بعد سپہ سالار اور سلومی بڑی شان کے ساتھ گھوڑوں پر سوار شاہی محل میں آئے۔

سپہ سالار نے ایک چبوترے پر گھوڑے کو چڑھا کر تلوار بلند کی اور کہا۔

سنو۔ اے شاہ ہیروڈ کے بچے کچھے سپاہیوں! شاہ ہیروڈ قتل کیا جا چکا ہے اس کی لاش شہر کے سب سے بڑے چوک میں پڑی ہے اب میں اس شہر کا بادشاہ ہوں مجھے شہنشاہ روم او کٹے دین کی حمایت حاصل ہے

ہتھیار پھینک دو نہیں تو تمہیں ایک ایک کر کے بھوکے شیروں کے آگے ڈال دیا جائے گا۔

سپہ سالار کی اس تقریر کے ساتھ ہی شاہ کے وفادار سپاہیوں نے اپنی شکست کو تسلیم کر لیا اور ہتھیار پھینک کر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کر دیا یہ سارا کھیل ناگ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ وہاں سے سب کی آنکھ بچا کر محل سے باہر آ گیا وہاں سے وہ سیدھا شہر کے بڑے چوک میں پہنچا یہاں لوگوں کا ہجوم لگا تھا بادشاہ ہیروڈ کی لاش زمین پر پڑی تھی اور لوگ اس پر پتھر مار رہے تھے انہیں پتہ چل گیا تھا کہ بادشاہ شاہ ہیروڈ نے ہی یوحنا نبی کو شہید کروایا تھا انہیں یہ خبر نہیں تھی کہ یوحنا نبی کا اصل قاتل سپہ سالار اور سلومی ہیں۔

بادشاہ کا گناہ یہ تھا کہ اس نے یوحنا کو شہید کرنے کا حکم دیا تھا اور وہ محض سلومی کی مکار چالوں میں پھنس کر............ پھر بھی وہ قصوروار

ضرور تھا مرد وہی ہے جو اپنے ہر کام کو سوچ سمجھ کر کرے اور کوئی ایسا فیصلہ نہ کرے کہ جس کے لئے اسے بعد میں پچھتانا پڑے لوگ بڑے غصے میں تھے اور بادشاہ کی لاش پر پتھر پھینکتے ہوئے اسے برا بھلا کہہ رہے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ سپہ سالار نے لوگوں کی حمایت بھی حاصل کر لی تھی اس لئے کہ لوگوں کو اس نے اندھیرے میں رکھا تھا اس نے عوام میں یہی مشہور کروایا دیا تھا کہ یوحنا نبی کو بادشاہ نے شہید کروایا دیا ہے۔

ناگ وہاں سے سیدھا ناگن کے مندر میں آ گیا۔

یہاں پہنچ کر اس نے اپنی سپاہیوں کی وردی بدلی بڑے پجاری کا لباس پہنا اور اپنی کوٹھڑی میں جا کر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ وہ عنبر کو کہاں اور کیوں کر تلاش کرے؟ ناگن دیوی کا معاملہ یہ تھا کہ وہ خود ہی اسے کبھی کبھی آواز دیا کرتی تھی ناگ کے کہنے پر وہ کبھی نہیں بولی

تھی ورنہ وہ اس سے پوچھ سکتا تھا کہ عنبر کو کس جگہ قید رکھا گیا ہے ناگ
بہت پریشان تھا وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا رات ہو گئی تھی اور مندر
میں ناگن دیوی کی عبادت کا وقت ہو رہا تھا ناگ بھی عنبر کے ساتھ مل
کر یوحنا نبی کے خدا پر ایمان لا چکا تھا اور اب اس کا دل ہرگز نہیں
چاہتا تھا کہ پتھر کے سانپ کی پوجا کرے مگر چونکہ اسے وہاں رہنا تھا
اسلئے وہ مجبور تھا کہ ایسا کرے۔

اب یہ حال سنیئے کہ بادشاہ ہیروڈ قتل کیسے ہوا؟

جس وقت عنبر نے ناگ کو سپہ سالار کی تلاش میں قید خانے کی طرف
روانہ کیا تو وہ شاہ ہیروڈ کی آنکھوں پر دوائی کا لیپ کرنے شاہی محل کی
طرف چل پڑا اس وقت شاہی محل پر ایک خاص قسم کی خاموشی چھائی
ہوئی تھی اس قسم کی پراسرار خاموشی عنبر نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی
محل کے درو دیوار کہہ رہے تھے کہ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے عنبر بادشاہ

کی خواب گاہ میں آ گیا بادشاہ اپنے شاہانہ بستر پر لیٹا ہوا تھا ملکہ اس کے پاس بیٹھی تھی کچھ غلام اور کنیزیں ذرا دور ستونوں کے پاس ہاتھ باندھے کھڑی تھیں عنبر نے بادشاہ کے قریب جا کر اس کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور دوائی لگائی بادشاہ تندرست ہو رہا تھا مگر آنکھوں کی بینائی واپس نہیں آ رہی تھی عنبر بادشاہ سے باتیں کرنے لگا سازش کے بارے میں عنبر ایک ایک پل کی خبر بادشاہ کو دے چکا تھا بادشاہ خود بڑا پریشان تھا کہ سپہ سالار کب شاہی محل پر حملہ کرے گا ملکہ بے چاری تو سہمی بیٹھی تھی بادشاہ کو یہ معلوم تھا کہ سپاہی اس کے وفادار ہیں لیکن افسر سارے کے سارے سپہ سالار نے لالچ دے کر ساتھ کر لیے تھے جس کی وجہ سے بہت سے سپاہی بھی ان کے ساتھ مل گئے تھے۔

عنبر نے بادشاہ کو جھک کر سرگوشی میں بتا دیا کہ اس نے اپنے شاگرد ناگ کو سپہ سالار کو ہلاک کرنے کے لئے روانہ کر دیا ہے بادشاہ بہت

خوش ہوا مگر پھر کچھ اداس ہو گیا اور بولا۔

سپہ سالار ایک چالاک آدمی ہے اسے ہلاک کرنا تمہارے شاگرد کے بس کی بات نہیں ہے۔

عنبر نے کہا۔

آپ میرے شاگرد کو نہیں جانتے وہ اڑتی چڑیا کو ہلاک کر سکتا ہے۔

وہ ابھی یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک وہ ایک طرف ہٹا اور سپہ سالار سپاہیوں کے ایک دستے کے ساتھ اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس سے پیشتر کہ عنبر سنبھل سکتا اور تلوار کھینچ کر سپہ سالار کا مقابلہ کر سکے سپہ سالار نے لپک کر تلوار بادشاہ کے سینے میں گھونپی بادشاہ کی چیخ بلند ہوئی اور وہ بستر پر تڑپنے لگا ملکہ کو گرفتار کر لو۔

عنبر نے آگے بڑھ کر سپاہیوں سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی سپہ سالار نے اسے بھی گرفتار کرنے کا حکم دے دیا دیکھتے ہی دیکھتے سپاہیوں

نے ملکہ اور عنبر کو بازوؤں میں جکڑ لیا سپہ سالار نے کہا۔

اس بادشاہ کی لاش شہر کے چوک میں پھینک دی جائے۔

بادشاہ اس عرصے میں مر چکا تھا سپاہوں نے اس کی لاش اٹھائی اور باہر لے گئے عنبر اور ملکہ کو بھی زنجیریں ڈال کر قید خانے کی طرف لے جایا گیا یہ سب اتنی جلدی ہو گیا تھا کہ عنبر کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا تھا اسے بادشاہ کے قتل ہونے کا بہت افسوس تھا سپہ سالار کی سازش کامیاب ہو گئی تھی ناگ یقیناً دیر سے پہنچا ہو گا ورنہ سپہ سالار اب تک مر چکا ہوتا مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا پانسہ پلٹ گیا تھا بادشاہ قتل ہو گیا تھا بغاوت کامیاب ہو چکی تھی محل میں ادھر اُدھر چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہو رہی تھیں مگر ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔

ملکہ صدمے سے بے ہوش ہو گئی تھی۔

سپاہی ملکہ کو قلعے کے اس قید خانے میں لے گئے جو ایک برج کے اوپر

بنا ہوا تھا عنبر کو قلعے کے تہہ خانے والی کوٹھڑی میں لا کر ڈال دیا گیا ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی تھی وہاں ایک انسانی ہڈیوں کا پنجر پڑا ہوا تھا یہ اس قیدی کا ڈھانچہ تھا جو قید میں پڑے پڑے مر گیا تھا اور کسی نے اسکی خبر نہ لی تھی اس تہہ خانے میں ایسے قیدیوں کو ڈالا جاتا تھا جن کی پوچھ گچھ کرنے والا کوئی نہیں ہوتا تھا اور جو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اندر ہی مر جاتے تھے۔

عنبر کو بھی اسی تہہ خانے میں پھینک دیا گیا وہ ٹھنڈی زمین پر بیٹھ گیا اور اپنی قسمت پر غور کرنے لگا اس کی زندگی بھی کیسے کیسے انقلابوں اور حادثوں میں سے ہو کر گزر رہی ہے کبھی وہ بادشاہ کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوتا ہے اور کبھی قید خانے کی کال کوٹھڑی میں پڑا ہوتا ہے وہ سر جھکا کر بیٹھ گیا اور سارے واقعات پر غور کرنے لگا ناگ کو کچھ خبر نہیں تھی کہ عنبر کے ساتھ کیسا سلوک ہو رہا ہے اس کے جاتے ہی کیسا تخت الٹ گیا تھا

قید سے فرار

خدا جانے جب ناگ کو بغاوت کی خبر ہوگی تو وہ کیا کرے گا۔

سپہ سالار سلومی کو اس سے پہلے ہی قید خانے سے نکال کر چھاؤنی لے گیا تھا وہ ایک شاندار کمرے میں بڑی بے چینی سے ٹہل رہی تھی اتنے میں سپہ سالار گھوڑے پر سوار بڑی فاتحانہ شان سے چھاؤنی کے اندر داخل ہوا اس نے سلومی کو بتایا کہ بادشاہ کو قتل کرنے کے بعد تخت پر قبضہ کرلیا گیا ہے سلومی خوشی سے جھوم اٹھی آج اس کے دل کی آرزو پوری ہوگئی تھی وہ سدوم شہر کی ملکہ بن گئی تھی اس نے سپہ سالار کو مبارک باد دی اور کہا۔

تم نے ثابت کردیا ہے کہ تم ایک بہادر سپاہی ہو میں آج سے تمہاری عزت کرتی ہوں اور اعلان کرتی ہوں کہ میں تمہاری ملکہ ہوں اور تم بادشاہ ہو۔

سپہ سالار نے آگے بڑھ کر پرانی ملکہ کے گلے سے نوچ کر اتارا ہوا

قیمتی ہیرے جواہرات کا ہار سلومی یعنی نئی ملکہ کے گلے میں ڈال دیا اور کہا۔

سدوم کی ملکہ بننے پر میری طرف سے بھی مبارک باد قبول کرو۔

سلومی نے مسکرا کر کہا۔

میری طرف سے بھی مبارک باد قبول ہو۔......... لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے بادشاہ کی لاش کہاں رکھی ہے۔

سپہ سالار نے کہا۔

تمہارے کہنے کے مطابق اس شہر کے سب سے بڑے چوک میں پھینک دیا گیا ہے اور لوگوں کے سامنے اعلان کر دیا گیا ہے کہ یہی وہ بادشاہ ہے جس کے حکم سے یوحنا نبی کو شہید کیا گیا تھا۔

سلومی کہنے لگی۔

اب ایک بات کا خاص طور پر خیال رکھنا اگر تم لوگوں کی پوری پوری

ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتے ہو تو یوحنا نبی کے ماننے والوں پر سے تمام پابندیاں اٹھا دو اور انہیں اجازت دے دو کہ وہ جب اور جس وقت چاہیں دریائے اردن کے کنارے جا کر عبادت کر سکتے ہیں۔

سپہ سالار نے کہا۔

میں کل ہی اس کا اعلان کر دوں گا تم جو کہو گی میں وہی کروں گا تم میری ملکہ ہی نہیں میری وزیر بھی ہو گی تمہارے ہر مشورے کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

شکریہ۔

سلومی کو معلوم تھا کہ سپہ سالار اس کی عزت کرتا ہے اور اس کے ہر مشورے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے مگر سلومی اس بیوقوف سپہ سالار کو پسند نہ کرتی تھی جو اس کے مشوروں کا محتاج تھا اس نے سپہ سالار کو کھلونا بنا کر بادشاہ کو قتل کروا کر تخت پر قبضہ کر لیا تھا لیکن اسے سپہ

قید سے فرار

سالار کا بادشاہ بننا پسند نہیں تھا وہ چاہتی تھی کہ سپہ سالار بھی اس کے راستے سے ہٹ جائے تا کہ وہ آزاد اور خود مختار ہو کر ساری سلطنت کی مالک بن کر تخت پر بیٹھے۔

اُدھر رات بھر ناگ اپنے مندر میں پریشان رہا تھوڑی دیر کے لئے اسے رات کو نیند آئی مگر پھر آنکھ کھل گئی وہ جلدی سے جلدی یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کا جگری دوست عنبر کہاں ہے اور کس حال میں ہے مگر یہ کیوں کر معلوم ہو؟ کس کے ذریعے سے معلوم ہو ظاہر ہے سوائے شاہی قلعے اور شاہی محل کے سپاہیوں کے اور کسی کو علم نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ جب صبح ہوئی دن کی روشنی پھیلی تو ناگ مندر میں سے نکل کر شاہی قلعے کی طرف آگیا۔

اس نے سپاہی کی وردی پہن لی تھی۔

آدھی رات کو آواز

ناگ قلعے کے اندر داخل ہوا تو اسے روک لیا گیا۔
اگرچہ بغاوت کامیاب ہو چکی تھی اور سپہ سالار نے تخت پر قبضہ کر لیا تھا پھر بھی قلعے کے اندر اور باہر سخت پہرہ تھا اور ہر ایک سپاہی کی سختی سے جانچ پڑتال ہوتی تھی ناگ بھی ایک عام سپاہی کی وردی میں تھا لیکن اسے یہ بالکل معلوم نہیں تھا کہ وہ کس دستے کا سپاہی ہے اور اس دستے کا کمانڈر کون ہے؟ اس لئے کہ وہ تو اپنے جادو یا طاقت کے زور سے سپاہی کی وردی پہن بیٹھا تھا قلعے کے دروازے پر جن کوتوال نے اسے روکا وہ بڑی شکی طبیعت کا آدمی تھا اس نے ناگ سے پوچھا کہ وہ

کس دستے سے تعلق رکھتا ہے اور قلعے میں کس ڈیوٹی پر آرہا ہے ظاہر ہے اس کا جواب ناگ تسلی بخش طور پر نہ دے سکا کوتوال نے حکم دیا کہ ناگ کو گرفتار کر کے سپہ سالار کے سامنے پیش کیا جائے ہوسکتا ہے کہ اس کا تعلق بادشاہ کے وفادار سپاہیوں سے ہو۔

اس وقت بادشاہ کے وفادار سپاہیوں کی سزا موت تھی ناگ پریشان ہو گیا وہ تو اپنے دوست عنبر کو بچانے آیا تھا اور الٹا خود مصیبت میں پھنس گیا لیکن اب ہو کچھ نہیں کرسکتا تھا اسے گرفتار کرلیا گیا اور ایک سپاہی اسے لے کر سپہ سالار کے کمرے کی طرف روانہ ہوگیا ناگ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر سپہ سالار کے سامنے لایا گیا تو سپہ سالار اسے فوراً پہچان لے گا کہ یہ تو بادشاہ کے وفادار لوگوں میں سے ہے اور اسی وقت اس کی گردن کاٹ کر رکھ دے گا ناگ کو اتنا موقع بھی نہ مل سکے گا کہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے کچھ کر سکے اس کا دماغ بڑی تیزی سے

قید سے فرار

سوچنے لگا کہ وہاں سے فرار کیسے حاصل کیا جائے اصل میں وہ وہاں
سے فرار بھی نہیں ہونا چاہتا تھا وہ وہاں رہ کر یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ
اس کا دوست عنبر کس حال میں ہے اب وہ سپاہی سے چھٹکارا حاصل
کرنے کی تدبیریں سوچنے لگا وہ تنگ و تاریک برآمدے میں سے
گزرے تو ناگ نے کہا۔

اگر تم پسند کرو تو میں یہاں ایک کوٹھڑی سے اپنا وہ قیمتی جواہرات کا ہار
نکال لوں جو میں نے شاہی محل میں لوٹ مار کے وقت چھپا کر رکھا
تھا۔

قیمتی جواہرات کے ہار کا سن کر سپاہی کے منہ میں پانی بھر آیا اسے
معلوم تھا کہ بغاوت کے وقت جب شاہی محل میں لوٹ مار ہوئی تو بے
شمار سپاہیوں نے دولت سے ہاتھ رنگے تھے اور ہیرے جواہرات
لوٹ کر گھر لے گئے تھے لیکن اس کے ہاتھ کچھ نہیں آیا تھا اب جو اس

نے ناگ کی زبانی ایک قیمتی ہار کا ذکر سنا تو اسکی نیت خراب ہوگئی اس

نے سوچا وہ بڑی آسامی سے اس سے ہار چھین کر اپنے قبضے میں کر سکتا

ہے وہ راضی ہوگیا۔

چلو مجھے چل کر دکھاؤ وہ ہار کہاں ہے۔؟

میرے سامنے والی کوٹھڑی میں آجاؤ میں نے ہار اسی کوٹھڑی میں

چھپایا ہوا تھا ناگ نے کہا۔

تم یہاں دیوار کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ میں کونے میں سے ہار نکال کر

لاتا ہوں۔

سپاہی نے ڈانٹ کر کہا۔

جلدی لے کر آؤ یہاں اندھیرا بہت ہے میں زیادہ دیر کھڑا نہیں ہو

سکتا۔

فکر نہ کرو ابھی لے کر آتا ہوں۔

قید سے فرار

ناگ سپاہی سے الگ ہو کر کوٹھڑی کی ایک جانب اندھیرے میں ہو گیا
تھوڑی دیر بعد سپاہی کو کوٹھڑی کے اندر پھنکار کی سی آواز سنائی دی وہ
خوف زدہ ہو گیا کیونکہ یہ آواز ہو بہو سانپ کی پھنکار سے ملتی جلتی تھی
ٹھیک اس وقت ناگ سپاہی سے بدل کر سانپ کی جون میں آ گیا تھا
سپاہی ابھی سانپ کی پھنکار کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس
نے دیکھا ایک سرخ آنکھوں والا سانپ اپنا پھن پھیلائے زمین
سے چار فٹ بلند ہو کر اس کے سامنے جھوم رہا تھا۔

سپاہی کا حلق خشک ہو گیا اس نے آواز دینی چاہی مگر آواز گلے سے نہ
نکل سکی اس کا بدن ٹھنڈا ہو گیا سانپ نے لپک کر اس کی گردن پر ڈس
دیا سپاہی چیخ مار کر گر پڑا برآمدہ دور تک ویران تھا وہاں اس کی چیخ سننے
والا کوئی نہیں تھا سپاہی کو زمین پر گرتا دیکھ کر ناگ پھر سے سپاہی کے
روپ میں آیا اور لپک کر کوٹھڑی سے باہر نکل آیا اب وہ تیز تیز قدم

اٹھاتا قلعے کی دوسری منزل میں آ گیا یہاں اور بھی بے شمار سپاہی ادھر اُدھر کام کر رہے تھے ناگ بھی وہاں چلنے پھرنے لگا اب اسے کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جو اسے عنبر یا ملکہ کے بارے میں یہ بتا سکے کہ وہ کہاں قید ہیں۔

سے ایک بوڑھا سپاہی نظر آیا جو ایک بارہ دری کے پاس پتھر پر بیٹھا ایک بلی کے بچے سے کھیل رہا تھا ناگ نے سوچا کہ یہ بوڑھا سپاہی شاید اس کی کچھ مدد کر سکے وہ ٹہلتا ٹہلتا اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا اور بلی کے بچے کو کھیلتے بڑے شوق سے دیکھنے لگا بوڑھے سپاہی نے ناگ کو دیکھا اور مسکرا کر کہا۔

یہ میری پالتو بلی کا بچہ ہے۔

بڑا خوب صورت ہے ناگ نے کہا اور سپاہی کے پاس بیٹھ گیا۔

بوڑھے سپاہی نے کہا۔

تم نے اس کی ماں کو نہیں دیکھا وہ اس سے بھی بڑھ کر خوبصورت تھی۔

ناگ نے پوچھا۔

اس کی ماں کہاں ہے۔؟

سپاہی نے آہ بھر کر کہا۔

بادشاہ کے ظالم سپاہیوں نے اسے تیر مار کر ہلاک کر دیا۔

ناگ نے سپاہی کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بادشاہ اور اس کے وفادار سپاہوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا بوڑھا سپاہی بھی بلی کی ماں کو یاد کر کے بادشاہ کو کوسنے لگا ناگ نے کہا۔

میں تو کہتا ہوں جس طرح ہمارے بہادر سپہ سالار نے بادشاہ کو قتل کیا تھا اسی طرح ملکہ کو بھی قتل کر دینا چاہیے تھا ناگ کے ساتھ ناگن کو بھی کچل دینا چاہیے تھا کیا خبر کہ کب وہ بھی غداری کر دے۔

بوڑھے سپاہی نے کہا۔

بہادر سپہ سالار بہت جلد غدار ملکہ کو پھانسی پر لٹکا دے گا۔

اور اگر اس دوران میں وہ فرار ہوگئی تو اس کو کون ذمے دار ہوگا۔

سپاہی ہنس دیا اور بولا۔

وہ اس قلعے کے سب سے اونچے برج کی کوٹھڑی میں قید ہے وہاں

سے وہ قیامت تک باہر نہیں نکل سکتی۔

ناگ کو اسی اطلاع کی ضرورت تھی وہ کچھ دیر ادھر اُدھر کی باتیں کرنے

کے بعد وہاں سے اٹھ کر ایک طرف کو چل پڑا اب اس کی منزل قلعے کا

سب سے اونچا برج تھا جو پہاڑی کی سب سے بلند ترین چوٹی پر

تھا اسے یقین تھا کہ ملکہ سے ملنے کے بعد اسے اپنے دوست عنبر کے

بارے میں بھی معلومات حاصل ہوسکیں گی چونکہ وہ ایک سپاہی کی

وردی میں تھا اس لئے اسے کسی نے نہ روکا اور وہ اس مقام تک پہنچ گیا

جہاں سے برج کی سیڑھیاں شروع ہوتی تھیں اس جگہ بڑا سخت پہرہ

تھا اور ناگ بھی وہاں تک نہیں جا سکتا تھا اسی لئے کہ کسی سپاہی کو بھی سپہ سالار کی اجازت کے بغیر اوپر ملکہ کی کوٹھڑی تک جانے کی اجازت نہیں تھی۔

ناگ نے اپنا پرانا طریقہ استعمال کرنے کا فیصلہ کرلیا وہ سب کی نظروں سے چھپتا ہوا ایک طرف آ گیا یہاں قلعے کی زنگ خوردہ دیوار کا سایہ تھا ناگ نے بڑی آسانی کے ساتھ یہاں انسان کی شکل سے ناگ کی شکل اختیار کرلی اور پتھروں پر سے رینگتا ہوا اوپر برج کی دیوار پر چڑھنے لگا وہ برج کے پچھلے حصے کی طرف سے ہوکر اوپر چڑھ رہا تھا تاکہ اس پر کسی کی نظر نہ پڑ سکے۔

وہ بڑی تیزی سے رینگتا ہوا اوپر چڑھ رہا تھا چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد وہ اوپر والے برج کے روشن دان پر پہنچ گیا یہاں سے اس نے نیچے گردن اٹھا کر دیکھا نیچے گہری خندق میں کچھ مزدور کام کر رہے تھے

قید سے فرار

ناگ روشن دان کی سلاخوں میں سے ہو کر کوٹھڑی کی اندر والی دیوار پر آ

گیا اس نے کوٹھڑی کے اندر دیکھا .... ملکہ جو کہ سپہ سالار کی

قیدی تھی ایک ٹوٹے پھوٹے تخت پوش پر سر جھکائے بیٹھی تھی اس کی

آنکھیں بند تھیں اور اس نے اپنا سر دیوار کے ساتھ لگا رکھا تھا شاید وہ

روتے روتے سو گئی تھی ناگ جلدی سے دیوار پر سے رینگ کر نیچے اتر

آیا نیچے اتر کر ایک ہلکی سی پھنکار کے بعد وہ دوبارا سپاہی کی شکل میں

ملکہ کے سامنے آ گیا ملکہ نے اسے دیکھا نہیں تھا کیونکہ اس کی آنکھیں

بند تھیں ناگ ذرا سا کھنکارا کہ ملکہ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا وہ

سمجھ گئی کہ یہ سپاہی اسے پھانسی پر لٹکانے کے لئے لے جانے کے

لئے آیا ہے ملکہ نے کہا۔

میں مرنے کے لئے تیار ہوں بادشاہ کے مرنے کے بعد میں زندہ رہ

کر کیا کروں گی۔

ناگ نے آگے بڑھ کر کہا۔

ملکہ سلامت میں آپ کا ہمدرد بن کر آیا ہوں میں آپ کا وفادار ہوں میں شاہی حکیم عنبر کا جگری دوست ہوں اور آپ دونوں کو یہاں سے نکالنے کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔

ملکہ نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا۔

تو کیا تم حکیم عنبر کے دوست ہو؟

ہاں ملکہ!

مگر سپاہیوں نے تو اسے بھی قید کر رکھا ہے وہ تو میرے ساتھ اسے بھی پھانسی پر چڑھانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ عنبر کو کس جگہ رکھا گیا ہے؟

یہ مجھے نہیں معلوم:

بہت اچھا میں اس کا پتہ کرلوں گا لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ عنبر اور

آپ کو اکیلے یہاں سے نکالوں گا اس کے لئے میرا عنبر سے ملنا بہت ضروری ہے میں اس کی تلاش میں ہی یہاں مارا مارا پھر رہا ہوں میرا خیال تھا کہ شاید آپ کو اس کے بارے میں کچھ علم ہوگا۔

ملکہ نے سوچ کر کہا۔

میرا خیال ہے کہ یہاں کسی نے ذکر کیا تھا کہ حکیم کو اس کوٹھڑی میں قید کیا گیا ہے جس کوٹھڑی میں یوحنا نبی کا سر کاٹا گیا تھا۔

ناگ نے کہا۔

اب میرے لئے اپنے دوست کو تلاش کرنا آسان ہو گیا ہے میں اس کوٹھڑی کو تہ پتہ معلوم کر لوں گا۔

ناگ ملکہ سے اجازت لے کر کوٹھڑی کے دروازے سے باہر نکل گیا یہ دروازہ کھلا تھا اس لئے کہ نیچے برج کے دروازے پر بڑا سخت پہرہ لگا تھا یہ دروازہ اس لئے کھلا رکھا گیا تھا کہ ملکہ کبھی کبھی باہر نکل کر ٹہل لیا

کر ے ناگ نے باہر آکر پھر سانپ کی جون تبدیل کر لی اور نیچے اتر کر قلعے کی پہلی منزل پر آگیا یہاں اسی پرانی دیوار کی اوٹ میں کھڑے ہو کر اس نے دوبارا سپاہی کی شکل اختیار کی اور اس مقام پر واپس آگیا جہاں بوڑھا سپاہی بلی کے بچے سے کھیل رہا تھا ناگ اس کے پاس بیٹھ کر ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا۔

اس نے باتوں ہی باتوں میں اس سے معلوم کر لیا کہ وہ کوٹھڑی کہاں پر واقع ہے جس کے اندر یوحنا نبی کا سر کاٹا گیا تھا یہ کوٹھڑی قلعے کی نچلی منزل کے تہہ خانے میں مغربی تختے کی جانب تھی ناگ قلعے کی نچلی منزل میں آگیا اور تہہ خانے کی طرف قدم بڑھانے لگا۔

ادھر عنبر کی بھی ذرا خبر لیتے ہیں کہ وہ کس حال می ہے عنبر تہہ خانے کی گیلی زمین پر دیوار سے ٹیک لگائے خاموش بیٹھا تھا کہ ایکا دیکی سے یوں لگا جیسے اندھیری کوٹھڑی میں روشنی ہو گئی ہو جو اپنی آنکھیں جھپکنے لگا

کہ کہیں وہ خواب تو نہیں دیکھ رہا مگر یہ خواب نہیں تھا حقیقت تھی روشنی اس کی کوٹھڑی میں ہو چکی تھی اور اب اسے ایک پر اسرار آواز سنائی دی عنبر.........تم جس مقام پر بیٹھے ہو اس مقام پر خدا کے ایک نیک بندے کے ساتھ ظلم ہوا تھا ظالم بادشاہ اور سپہ سالار کے اشارے پر خدا کے ایک بزرگ نبی کے سر کو شہید کر دیا گیا تھا یہ لوگ ظالم ہیں ان سے ان کے ظلم کا گن گن کر بدلہ لیا جائے گا.........سلومی ایک بد عورت ہے مکار سازشی عورت ہے اس نے تخت و تاج حاصل کرنے کے لئے خدا کے نبی کے خلاف بغاوت کی اور اسے شہید کروا دیا مگر اس کا عبرت ناک انجام بھی قریب ہے وہ بھی اپنے عبرت ناک انجام سے نہیں بچ سکے گی سن خدائی قہر بہت جلد اس شہر پر نازل ہونے والا ہے.........اور سن خدا اپنے نیک بندوں کو آزمائش میں ڈالا ہی کرتا ہے خدا کے نیک بندے اپنی تکلیفوں میں بھی اسی کو

یاد کرتے ہیں آواز بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی روشنی بھی غائب ہو گئی۔

عنبر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور حیرانی سے کوٹھڑی کی دیواروں کو تکنے لگا یقیناً یہ آواز فرشتے کی تھی یہی وہ کوٹھڑی تھی جہاں خدا کے نبی کے ساتھ ظلم ہوا تھا عنبر نے اس کوٹھڑی کی دیوار کو عقیدت کے ساتھ چوم لیا اور ہاتھ باندھ کر آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

اے بزرگ و برتر خدا میں تجھ سے اور تیرے نبی پر ایمان لا چکا ہوں اگر مجھ سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو مجھے معاف کر دے میں تجھ سے رحم کی بھیک مانگتا ہوں مجھے اتنی طاقت دے کہ میں تیرے دشمنوں اور ظالموں سے جنگ کر سکوں اس سے ظلم کا بدلہ لے سکوں

........آمین۔

ابھی اس نے آمین کہہ کر منہ پر ہاتھ ہی پھیرا تھا کہ اسے باہر کسی کے

قدموں کی چاپ سنائی دی عنبر کوٹھڑی کی سلاخوں کے پاس آ گیا اس

نے دیکھا کہ سامنے ناگ بھی سپاہی کی وردی پہنے چلا آ رہا ہے عنبر

نے اپنے دونوں ہاتھ سلاخوں سے باہر نکال کر ناگ کو اپنے ساتھ

لگا لیا۔

میرے دوست مجھے یقین نہیں تھا کہ تم میری کوٹھڑی تک پہنچ سکو گے تم

نے کہاں سے پتہ کیا؟

ناگ کہنے لگا۔

اگر انسان سچے دل سے خدا کی بھی تلاش میں نکلے تو وہ اسے بھی پا لیتا

ہے میں نے عہد کیا تھا کہ تمہیں تلاش کر کے رہوں گا اور دیکھ لو میں

تمہارے پاس پہنچ گیا خدا کا شکر ہے کہ اتنے بڑے طوفان کے بعد ہم

ایک دوسرے کو مل گئے۔

عنبر نے کہا۔

بادشاہ تو مارا گیا سپہ سالار نے تخت پر قبضہ کرلیا یہ بتاؤ تمہیں معلوم ہے

ملکہ کس حال میں ہے۔؟

ناگ پھنی نے کہا۔

میں ملکہ سے مل کر آرہا ہوں

عنبر بولا۔

سچ؟

ناگ نے کہا۔

تو اور کیا جھوٹ۔؟

اور ناگ نے عنبر کو ملکہ سے ملاقات کی ساری تفصیل بیان کردی اتفاق

کی بات تھی کہ اس وقت کوٹھڑی کے باہر جس سپاہی کا پہرہ تھا وہ گشت

پر نکل گیا تھا ویسے کوٹھڑی کے باہر بڑا طاقتور تالہ پڑا تھا جسے دس

آدمی مل کر بھی چاہیں تو توڑ نہیں سکتے تھے مگر ناگ کا وہاں زیادہ

دیر تک کھڑے رہنا مناسب نہیں تھا اس نے عنبر سے پوچھا کہ وہ اسے

کیونکر وہاں سے نکال سکتا ہے؟ عنبر نے کہا کہ وہاں سے وہ عقاب بن

کر بھی باہر نہیں نکل سکتے کیونکہ باہر جانے کے سارے راستوں پر

باریک سلاخوں کے پنجرے لگے ہیں اس لئے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے

کہ پہرے داروں کو ہلاک کر کے وہاں سے فرار ہوا جائے اور پھر ملکہ

کو وہاں سے نکلوانے کی تدبیر پر غور کیا جائے۔

ناگ نے کہا۔

اگر تمہاری یہی رائے ہے تو میں تیار ہوں ایک ایک کر کے سارے

پہریداروں کو موت کی نیند سلا دوں گا۔

عنبر نے کہا۔

میرا خیال ہے انہیں ہلاک کرنے کی بجائے اس طرح ڈسو کہ وہ صرف

بے ہوش ہو جائیں اور ہوش اس وقت آئے جب ہم یہاں سے نکل

چکے ہوں۔

ایسا ہی ہو گا۔

اچانک پیچھے سے پہرے دار کے پاؤں کی بھاری آواز سنائی دی

ناگ نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا۔

میں کھیل شروع کرنے لگا ہوں۔

قید سے فرار

عنبر کے سامنے ناگ نے زور سے پھنکار ماری۔

وہ پلک جھپکنے میں سانپ کی شکل اختیار کر گیا اور دیوار کے ساتھ لگ گیا

قدموں کی آواز پہرے دار کی تھی پہرے دار نے عنبر کو سلاخوں کے

پاس کھڑے ہوئے دیکھا تو غصے میں کہا۔

پیچھے ہٹ کر بیٹھا کرو، اگر دوبارا تمہیں سلاخوں کے پاس دیکھا تو ہنٹر

مار مار کر کھال ادھیڑ دوں گا۔

عنبر نے مسکرا کر کہا۔

ذرا اپنے پیچھے تو دیکھو کیا ہے؟

سپاہی نے پیچھے گردن گھما کر دیکھا تو وہاں ایک ناگ پھن پھیلائے

جھوم رہا تھا سپاہی کا رنگ زرد ہو گیا اور جسم ٹھنڈا پڑ گیا وہ چیخ مارنے ہی
والا تھا کہ سانپ نے اس کی گردن پر کچھ اس طریقے سے ڈسا کہ
سپاہی فوراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا عنبر نے ہاتھ سلاخوں میں سے
باہر نکال کر سپاہی کی جیب سے چابیاں نکالیں ایک چابی لگا کر تالا کھولا
اور کوٹھڑی سے باہر نکل آیا اس نے ناگ سے کہا۔
تم میرے آگے آگے چلو۔
سانپ عنبر کے آگے آگے چل پڑا عنبر اس کے پیچھے پیچھے چھپ چھپ
کر چلا آ رہا تھا سامنے سے دو سپاہی چلے آ رہے تھے عنبر ایک دیوار کے
ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا سانپ نے دیوار پر چڑھ کر پیچھے سے دونوں
سپاہیوں کو باری باری گردن پر ڈس دیا دونوں سپاہی بے ہوش ہو کر
دھڑام سے زمین پر گر پڑے اب وہ آگے بڑھتے چلے گئے جس وقت
وہ تہہ خانے کی سیڑھیاں چڑھ کر بڑے دروازے میں سے باہر نکلنے

والے تھے تو اچانک سامنے سے ایک موٹا سپاہی تلوار ہاتھ میں لئے
نمودار ہوا اس نے سانپ کو دیکھا تو تلوار گھما کر اس پر حملہ کردیا سانپ
لپک کر ایک طرف ہٹ گیا سپاہی پینترا بدل کر اس طرف آ گیا اب
دونوں کا مقابلہ شروع ہو گیا سانپ کی یہ کوشش تھی کہ وہ جلدی سے
جلدی سپاہی کو ڈس دے اور سپاہی کی یہ کوشش تھی کہ وہ سانپ کے
ڈسنے سے پہلے ہلاک کردے۔
عنبر بڑا پریشان ہو رہا تھا کیوں کہ اگر سپاہی کا وار خالی نہ گیا تو ناگ
کے دو ٹکڑے ہو جانا یقینی بات تھی اس نے دیوار کے ساتھ لگی ہوئی
ایک تلوار کھینچی اور سپاہی کو للکارا موٹا سپاہی سانپ کے ساتھ ساتھ عنبر
سے بھی مقابلہ کرنے لگا اس کا خیال تھا کہ سانپ ڈر کر بھاگ جائے
گا اور وہ عنبر کو بڑی آسانی سے ہلاک کر دے گا مگر ایسا نہ ہوا بلکہ اس
کے الٹ ہوا عنبر نے سپاہی کو تلوار بازی کے مقابلے میں الجھا لیا اور

ناگ نے موقع پا کر پیچھے سے سپاہی کی پنڈلی پر کاٹ دیا خدا جانے ناگ اس روز کس طریقے سے ڈس رہا تھا کہ جسے بھی ڈستا وہ فوراً بے ہوش ہو جاتا۔

موٹا سپاہی بھی بے ہوش ہو کر دھڑام سے فرش پر گر پڑا۔

ناگ اور عنبر تہہ خانے کے خطرناک اور سخت پہرے والے دروازے سے نکل کر قلعے کی پہلی منزل پر آ گئے یہاں سپاہیوں نے قیدی کے لباس میں عنبر کو دیکھا تو اس پر تلواریں لے کر ٹوٹ پڑے عنبر بھی ان کے سامنے تلوار لے کر ڈٹ گیا بڑے گھمسان کی جنگ ہونے لگی سانپ اس دوران برابر اپنا کام کیے جا رہا تھا وہ لپک کر کسی ایک سپاہی کو کاٹ کر بے ہوش کرتا اور پھر بھاگ کر دیوار پر چڑھ جاتا عنبر بڑی بہادری سے مقابلہ کر رہا تھا وہ ایک بہترین تلوار باز تھا تلوار چلانے کی مشق اسے دو اڑھائی ہزار برس سے تھی چنانچہ اس نے دیکھتے دیکھتے

کئی سپاہیوں کو زخمی کر کے پھینک دیا اسے جو سپاہی تلوار کا وار کر کے زخم لگاتا وہ زخم فوراً بھر جاتا اسے خون تک نہ بہہ رہا تھا کچھ سپاہی تو حیران ہو کر اس کا منہ تکنے لگے اور سانپ نے انہیں ڈس کر بے ہوش کر دیا اس ساری لڑائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ تھوڑی دیر بعد وہاں سارے کے سارے سپاہی زمین پر پڑے تھے ان میں سے کچھ شدید زخمی تھے اور باقی کے سارے سانپ کے کاٹنے سے بے ہوش ہو چکے تھے۔

عنبر نے ناگ سے کہا۔

انسان کی شکل میں آ کر یہاں سے بھاگ چلو۔

ناگ نے پھنکار ماری اور انسان کی شکل میں آیا دونوں دوست قلعے کے دروازے کی طرف دوڑنے لگے وہ فصیل یعنی قلعے کی دیوار کے ساتھ ساتھ اس دروازے کی طرف بھاگ رہے تھے جدھر سے گھوڑوں خچروں اور اونٹوں پر لد کر کھانے پینے کا سامان قلعے میں آتا

تھا یہاں دروازے پر کچھ سوداگر لوگ کھڑے سپاہیوں سے باتیں کر رہے تھے عنبر اور ناگ ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے پھر انہوں نے قریب ہی دو گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے چپکے سے گھوڑے کھول کر وہ اس پر سوار ہو گئے اور بڑے مزے کے ساتھ دروازے میں سے باہر نکل گئے پہرے دار یہ سمجھے کہ یہ بھی کوئی سوداگر لوگ ہیں۔

قلعے سے باہر آ کر انہوں نے سرپٹ گھوڑے دوڑا دیے اور ناگن دیوی کے مندر میں جا کر دم لیا اپنے کمرے میں آ کر انہوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ کپڑے تبدیل کیے ناگ نے پجاری کا لباس پہن لیا اور عنبر نے سوداگروں کے کپڑے پہن لیے اب وہ سوچنے لگے کہ ملکہ کو قلعے کے برج سے کیسے رہا کرایا جائے ظاہر ہے یہ کام ان دونوں کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا تھا پھر بھی یہ کام بڑے جان جوکھوں کا تھا پہلی بات تو یہ تھی کہ جس برج میں ملکہ قید تھی وہ قلعے کی سب سے بلند

چوٹی پر تھا اس کے علاوہ وہاں بے حد سخت پہرہ تھا اور برج کی سیڑھیوں سے ہو کر اوپر جانا اور پھر ملکہ کو وہاں سے نکال کر اپنے ساتھ لانا ایک مشکل مرحلہ تھا دونوں دوست سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور غور کرنا شروع کر دیا۔

کافی دیر کے غور و فکر کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس سلسلے میں کنیز کارمیلا کی روح سے مدد لی جائے کیونکہ اس کی مدد کے بغیر وہ ملکہ کو وہاں سے نکال کر نہیں لا سکتے تھے عنبر نے کارمیلا کی روح کو پکارنا شروع کر دیا کافی دیر کے بعد روح وہاں آ گئی۔

تمہاری آواز مجھے بہت دور سے کھینچ کر یہاں لے آئی ہے اگر تمہارا مجھ پر بہت بڑا احسان نہ ہوتا تو میں کبھی یہاں نہ آتی بولو تم نے مجھے کس لئے بلایا ہے۔

عنبر نے کہا۔

قید سے فرار

اس شہر کی ملکہ کو سپہ سالار نے قید کر رکھا ہے کیا تم کسی طرح اسے قید خانے سے نکال کر ہمارے پاس پہنچا سکتی ہو؟

کارمیلا کی روح نے گہرا سانس بھر کر کہا۔

مجھے افسوس ہے عنبر میں ایسا نہیں کر سکتی یہ میری طاقت سے باہر نہیں ہے مگر اس کی مجھے اجازت نہیں ہے اس لئے کہ ملکہ اور بادشاہ نے مل کر خدا کے ایک بزرگ نبی کے خلاف گھناؤنا جرم کیا تھا اور یہ عورت بھی اس جرم میں شریک تھی یہ خدا کے مجرم ہیں میں اس میں دخل نہیں دے سکتی ہاں تم اگر چاہو تو اپنے طور پر اسے آزاد کروانے کی کوشش کر سکتے ہو۔

عنبر نے کہا۔

میں تمہاری مجبوری کو خوب سمجھتا ہوں کارمیلا مجھے معاف کر دینا میں نے تمہیں اتنی دور سے یہاں آنے کی تکلیف دی۔

کارمیلا بولی۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمہیں ناامید کیا عنبر یقین کرو اگر یہ بات میرے اختیار میں ہوتی تو میں کبھی انکار نہ کرتی بلکہ ہمیشہ کی طرح اب بھی تمہارے کام آتی۔

کوئی بات نہیں کارمیلا۔ تم سچی ہو، خدا حافظ!

خدا حافظ!

کارمیلا کی روح چلی گئی عنبر اور ناگ ایک بار پھر سر جوڑ کر بیٹھ گئے اچانک ناگ نے کہا۔

کیوں نہ ناگن دیوی سے مدد طلب کروں میرا خیال ہے شاید وہ راضی ہو جائے۔

مگر تم تو کہتے ہو کہ تمہارے بلانے پر وہ کبھی نہیں بولی میں نے کبھی اسے بلایا ہی نہیں میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ ہمیشہ اس نے مجھے بلایا ہے۔

بہر حال کوشش کر کے دیکھ لو۔

ناگ اسی وقت عنبر کو لے کر ناگن دیوی کے استھان پر آ گیا اس وقت مندر میں اور کوئی نہیں تھا صرف دو ایک پجارنیں وہاں بیٹھی عبادت کر رہی تھی ناگ نے انھیں باہر بھیج دیا اور خود استھان پر بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے عبادت شروع کر دی کچھ دیر تک مذہبی منتر پڑھتے رہنے کے بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور ناگن دیوی کی طرف دیکھ کر کہا۔

اے ناگنوں اور ناگوں کی سب سے بڑی ناگن دیوی میں تمہاری ہی خواہش سے پجاری بنا ہوں میں کون ہوں تو مجھے جانتی ہے کیا تو میری مشکل میں میری مدد کرے گی۔

اچانک ناگن دیوی کا بت تھوڑا سا ہلا اور پھر آواز سنائی دی اے ناگ شہزادے تو کون ہے؟ میں جانتی ہوں مگر تو نے اب یوحنانی کا مذہب اختیار کر لیا ہے ہم تم کو اپنے سے الگ تو نہیں کر سکتے؟ لیکن تیری مدد

بھی نہیں کر سکتے ۔؟

ناگ نے کہا۔

میں چاہتا ہوں کہ.............

ناگن دیوی نے بات کاٹ کر کہا۔

تو جو چاہتا ہے وہ میں اچھی طرح جانتی ہوں لیکن میرے ناگ شہزادے میری بھی کچھ مجبوریاں ہیں میری بھی ایک حد ہے میں اس حد سے آگے نہیں جا سکتی میں تیزی ملکہ سدوم کے سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکتی۔

اس کے بعد ناگن دیوی کی کوئی آواز نہ آئی ناگ استھان پر سے اٹھا اور عنبر کو ساتھ لے کر واپس اپنی کوٹھڑی میں آ گیا ملکہ سدوم کے سلسلے میں وہ دونوں طرف سے مجبوری ظاہر کر دی گئی تھی اس کا مطلب یہ تھا کہ دونوں کو اپنی کوشش سے ملکہ کو آزاد کروانا تھا ان کے پاس جتنی

طاقت تھی، اس طاقت کو استعمال میں لا کر انہیں ملکہ کو سپہ سالار کی قید سے رہا کروانا تھا۔

آخر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ وہ اپنی طاقت استعمال کریں گے اور ملکہ کو ہر قیمت پر ظالم سپہ سالار کے پنجے سے رہائی دلا کر رہیں گے طے یہ پایا کہ ناگ سانپ کا روپ بدل کر برج کی سیڑھیوں کی پہلی چوکی پر پہنچے گا وہاں وہ سارے کے سارے پہرے داروں کو بے ہوش کر کے عنبر کے ساتھ اوپر جائے گا ملکہ کو ساتھ لے کر وہ نیچے آئیں گے باہر گھوڑے تیار کھڑے ہوں گے اور وہ راستے میں آنے والے تمام سپاہیوں سے لڑتے، مقابلہ کرتے، انہیں زخمی کرتے مارتے بے ہوش کرتے ملکہ کو لے کر وہاں سے فرار ہو جائیں گے۔

یہ کام ہمیں بڑی ہوشیاری سے اور بہادری سے کرنا ہوگا اس میں تمہارے ہلاک ہونے کا شدید خطرہ ہے ناگ کیوں کہ تم سانپ کے

روپ میں ہو گے اس لیے تمہیں زیادہ چوکس رہنے کی ضرورت

ہو گی۔

ناگ نے کہا۔

فکر نہ کرو دوست میں پوری طرح خبردار ہو کر ہوشیاری کے ساتھ آگے

بڑھوں گا۔

پھر بھی ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ جیسا کہ مجھے قید خانے میں پتہ

چلا تھا سپہ سالار بہت جلد ملکہ کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دینا چاہتا ہے۔

میری طرف سے کوئی دیر نہیں عنبر۔ تم اگر چاہو تو ہم کل آدھی رات کو

برج پر حملہ کر سکتے ہیں۔

بس یہ ٹھیک ہے۔

دونوں دوست اگلے روز آدھی رات کو برج پر دھاوا بولنے کا پروگرام

بنا کر سو گئے رات گزر گئی صبح اٹھ کر ناگ پہنچی تو مندر میں عبادت کے

لئے چلا گیا اور عنبر وہیں بیٹھا رات کے پروگرام پر غور کرتا رہا۔

ادھر جب سپہ سالار کو پتہ چلا کہ شاہی حکیم عنبر جیل میں سے بھاگ گیا ہے تو اس نے اس کی تلاش کے لئے سارے شہر میں سپاہی دوڑا دیے سپاہیوں کا ایک دستہ مندر میں بھی اسے تلاش کرتا ہوا آیا ناگ پھنی نے انہیں کہا کہ مندر میں کوئی مفرور ملزم نہیں ہے مگر سپاہیوں نے اس کی بات کا اعتبار نہ کیا اور مندر کی کوٹھڑیوں کے گرد گھیرا ڈال کر تلاشی شروع کر دی۔

یہ چھ سپاہی تھے عنبر کو پکڑا جانا یقینی تھا کیونکہ مندر میں سوائے کوٹھڑیوں کے اور کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں عنبر کو چھپایا جا سکتا چنانچہ ناگ نے ان سپاہیوں کو وہاں سے بھگانے کی ترکیب سوچ لی اس نے اپنے استھان میں جا کر سانپ کا روپ بدلا اور باہر نکل کر بجلی کی ایسی تیزی کے ساتھ سپاہیوں پر حملہ کر دیا وہ انہیں ڈسنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ اس

طرح وہ بے ہوش ہو کر مندر میں گر پڑتے وہ انہیں ڈرا کر وہاں سے بھگانا چاہتا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا سانپ کا حملہ اس قدر اچانک تھا کہ سپاہیوں کے قدم اکھڑ گئے وہ مندر سے باہر کی طرف دوڑے باہر جا کر انہوں نے اطمینان کا سانس لیا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر ایسے بھاگے کہ پیچھے پلٹ کر بھی نہ دیکھا۔

اسی روز سلومی نے سپہ سالار سے کہا کہ ملکہ کو جس قدر جلد ہو سکے پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا جائے کیونکہ اس کے زندہ رہنے سے خطرہ ہے کہ بادشاہ کے حامی لوگ پھر سے شبہ پا کر بغاوت نہ کر دیں سپہ سالار نے بھی اس خطرے کو محسوس کیا اور اسی وقت حکم دیا کہ شام ہونے سے پہلے ملکہ کو پھانسی پر چڑھا دیا جائے۔ فوراً قلعے کے باہر ایک پھانسی تیار ہو گئی ملکہ کو سیاہ لباس پہنچا دیا گیا اور جلاد بھی کالے کپڑے پہن کر شام ہونے کا انتظار کرنے لگے۔

قید سے فرار

ملکہ اپنی کوٹھڑی میں بیٹھی رو رہی تھی اسلئے نہیں کہ اسے موت کا خوف تھا بلکہ اسلئے کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان کے ہنستے بستے گھر کو اجاڑ کر رکھ دیا گیا تھا۔

دوسری طرف عنبر اور ناگ آدھی رات کو حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے کہ کسی نے آکر انہیں خبر دی کہ قلعے کے باہر پھانسی گھر تیار ہو گیا ہے اور سنا ہے کہ ملکہ کو پھانسی دی جارہی ہے عنبر اور ناگ تو کھڑے کے کھڑے رہ گئے انہیں اپنے سارے منصوبے پر پانی پھرتا نظر آیا

عنبر نے کہا۔

اگر یہ خبر سچ ہے تو ہمیں ملکہ کو بچانے کی ابھی سے کوشش شروع کر دینی چاہیے ذرا سی دیر ہو گئی تو ہم ملکہ سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

میں تیار ہوں۔

آؤ میرے ساتھ آؤ۔

قید سے فرار

اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا اور دھوپ ڈھلنا شروع ہو گئی تھی عنبر

اور ناگ نے ایک عام سوداگروں کا حلیہ بنایا سروں پر بڑے بڑے

عمامے باندھے نقلی ڈاڑھیاں لگائیں اور قلعے کی طرف روانہ ہو گئے

ان کا پروگرام یہ تھا کہ قلعے کے مغربی سوداگروں والے دروازے سے

داخل ہو کر وہ برج تک پہنچنے کی کوشش کریں گے ابھی وہ اس

دروازے سے کافی فاصلے پر تھے کہ انہیں قلعے کی دیوار کے نیچے ایک

بہت بڑا ہجوم دکھائی دیا دونوں دوست جلدی سے وہاں پہنچے

انہوں نے جو سنا تھا وہ سچ ہوا قلعے کی دیوار کے نیچے پھانسی گڑی تھی اور

ملکہ کا انتظار ہو رہا تھا جلاد سیاہ کپڑے پہنے تیار کھڑا تھا سپاہیوں کا دستہ

ارد گرد تلواریں اور نیزے لیے چوکس تھا عنبر نے ناگ سے کہا۔

ناگ اگر سپاہی ایک بار ملکہ کو اس ہجوم میں لے آئے ہمارے لئے ملکہ

کو بچا کر لے جانا ناممکن ہو جائے گا فوراً کسی صورت میں اپنے ساتھ

مجھے بھی لے کر قلعے کے اندر اس مقام پر پہنچو جہاں ملکہ موجود ہے۔

میرے ساتھ اس ٹیلے کی اوٹ میں آجاؤ۔

ناگ عنبر کو ساتھ لے کر ٹیلے کے پتھروں کی اوٹ میں ہو گیا یہاں ان کے سوا اور کوئی آدمی نہ تھا ناگ نے عنبر کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے آنکھیں بند کرنے کے لئے کہا عنبر نے آنکھیں بند کر لیں ناگ نے کچھ منتر پڑھ کر زور سے پھنکاری ماری اور وہ دونوں آدمیوں سے سفید عقابوں کے روپ میں تبدیل ہو گئے دونوں عقاب تیر کی طرح قلعے کی طرف اڑ گئے

موت کی اڑان

ملکہ کو پھانسی دینے کے لئے کوٹھڑی سے نکال دیا گیا تھا۔

جس وقت دونوں سفید عقاب قلعے کے اوپر پہنچے ملکہ سدوم زنجیروں میں جکڑی ہوئی برج کے دروازے سے باہر لائی جا رہی تھی اسکے آگے پیچھے سپاہی تھے جن کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں ....

دونوں عقاب فضا میں چکر لگاتے رہے وہ جانتے تھے کہ اگر انہوں نے سپاہیوں پر جھپٹا مارا تو وہ تلواریں چلا کر انہیں ہلاک کر دیں گے وہ ایک دوسرے کے ساتھ اڑتے رہے سپاہی ملکہ کو لے کر قلعے کی پہلی منزل کی سیڑھیاں اترنے لگے پہلی منزل کے باہر میدان میں جلاد ملکہ کو پھانسی دینے کے لئے تیار کھڑا تھا یہ وقت عنبر اور ناگ کے لئے

قید سے فرار

بڑا نازک وقت تھا انہیں ایک پل سوچنے کی بھی مہلت نہیں تھی جب سپاہی ملکہ کو لے کر قلعے کی پہلی منزل کے صحن میں آئے تو دونوں عقابوں نے بڑی زبردست رفتار کے ساتھ سپاہیوں پر جھپٹا مارا اور دونوں کی آنکھیں لہولہان کر کے اوپر اڑ گئے سپاہی چیخ مار کر آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر زمین پر بیٹھ گئے۔

عقاب دوسرے سپاہیوں پر جھپٹا مارنے کے لئے آئے تو انہوں نے تلواریں چلانا شروع کر دی باقی سپاہیوں نے کمانوں میں تیر جوڑے اور آسمانوں کی طرف چھوڑ دیئے زہر میں بجھے ہوئے چھ سات تیر سن کر کے دونوں عقابوں کے پہلوؤں کے قریب سے گزر گئے یہ بڑا نازک مرحلہ تھا سپاہیوں نے تیروں کی بارش شروع کر دی ناگ نے ہوا میں اڑ کر چکر لگاتے ہوئے عنبر سے کہا۔

تم برج کی طرف اتر جاؤ اور تلوار لے کر ان کے ساتھ جنگ شروع کر

دو میں کسی درندے کی شکل میں ان پر حملہ کرتا ہوں............ نہیں

تو یہ کم از کم مجھے ہلاک کر دیں گے اور ہم ملکہ کو نہ بچا سکیں گے۔

وہاں اب بحث کرنے کے لئے وقت ہی نہیں تھا عنبر نے غوطہ لگایا اور

برج کے دروازے کے پاس اتر کر انسان کی شکل میں تبدیل ہو گیا

اس نے تلوار کھینچی اور سپاہیوں پر ٹوٹ پڑا سارے سپاہیوں نے اکیلے

عنبر کو گھیر لیا اور اس پر دھڑا دھڑ حملے کرنے شروع کر دیئے دوسرے

عقاب نے غوطہ لگایا اور جب وہ زمین پر آیا تو سپاہیوں کو شیر کی دل ہلا

دینے والی دھاڑ سنائی دی انہوں نے حیران ہوتی آنکھوں سے دیکھا

کہ ایک دس بارہ فٹ لمبا بہت بڑا خونخوار شیر برج کی جانب سے لپکتا

ہوا ان پر حملہ آور ہوا ہے۔

ایک پل کے لئے وہ بت بن کر رہ گئے ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ

وہاں شیر کہاں سے آ گیا اس دوران میں شیر نے حملہ کر کے دو سپاہیوں

کی گردنوں پر زور سے پنجہ مارا اور ان کے منکے توڑ دیئے اب حالت یہ ہوگئی کہ ایک طرف سے عنبر تلوار کے ساتھ ایک بہادر سپاہی کی طرح ان کے ساتھ لڑ رہا تھا اور دوسری طرف خونخوار شیر انہیں پھاڑ رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے میدان جنگ کا پانسہ پلٹ گیا چھ سات سپاہیوں کی لاشیں خون میں لت پت پڑی تھیں اور باقی خوف سے چیخیں مارتے وہاں سے بھاگ اٹھے ملکہ ایک طرف سہمی بیٹھی تھی عنبر نے ملکہ کے پاس جا کر کہا۔

ملکہ جلدی سے شیر کے اوپر سوار ہو جائیں جلدی کریں وقت بہت کم ہے۔

ملکہ کا ڈر سے رنگ زرد ہو رہا تھا لیکن اسے دوسری طرف بھی موت نظر آرہی تھی وہ فوراً شیر کی پشت پر سوار ہو گئی عنبر نے ناگ سے کہا کہ وہ قلعے کے مغربی دروازے سے نکل کر کسی طرح ناگن دیوی کے مندر

پہنچ جائے۔

شیر نے ملکہ کو اپنے اوپر بٹھایا اور بجلی کی سی تیزی کے ساتھ لمبی لمبی چھلانگیں لگاتا سب کے سامنے لوگوں کو خوف سے ادھر اُدھر دوڑاتا مغربی دروازے سے قلعے سے باہر نکل گیا باہر لوگوں نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا کہ ملکہ ایک بہت بڑے شیر کے اوپر سوار تھی اور شیر پوری رفتار کے ساتھ بھاگتا چلا جارہا تھا عنبر برج کے پیچھے سے ہوکر پہاڑی کی ڈھلانوں پر سے اترتا پھسلتا ہوا قلعے کے نیچے جنوبی دیوار کے پاس آگیا اور پھر اس نے بھی جنگلی جھاڑیوں میں چھوٹے چھوٹے ویران ٹیلوں سے ہوکر مندر کی طرف بھاگنا شروع کردیا۔

جہاں پھانسی گڑھی تھی وہاں بھگدڑ مچ گئی سپاہی سپہ سالار اور سلوی کو اس عجیب وغریب واقعے کی اطلاع دینے بھاگے .... کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ شیر کا پیچھا کرے سپاہیوں نے یہ سمجھا کہ دیوتا ملکہ کو

قید سے فرار

بچا کر لے گئے ہیں سپہ سالار کو خبر ہوئی تو وہ خود گھوڑے پر سوار ہو کر
وہاں آیا اور بولا۔
نمک حرامو تم نے ملکہ کو فرار ہو کر کیوں جانے دیا چلو میرے ساتھ
............ہم ملکہ کو ڈھونڈ کر دم لیں گے ..
سپہ سالار نے دس گیارہ سپاہیوں کا ایک دستہ ساتھ لیا اور جدھر شیر ملکہ
کو لے کر گیا تھا ادھر گھوروں کو دوڑانا شروع کر دیا۔
اس دوران میں ناگ شیر کے روپ میں ملکہ کو لے کر مندر میں داخل
ہو چکا تھا مندر کی چار دیواری میں داخل ہوتے ہی ناگ شیر سے
انسانی شکل میں آ گیا ملکہ خوف زدہ ہو گئی ناگ نے کہا:
ملکہ گھبرائیں نہیں آپ نے جو کچھ دیکھا یہ ایک حقیقت تھی اسے آپ
بھول جائیں خدا کا شکر ہے کہ ہم نے آپ کو پھانسی کے پھندے سے
بچا لیا میرے ساتھ آئیں:

ناگ ملکہ کو لے کر مندر کی سب سے آخری کوٹھڑی میں آگیا۔

آپ یہاں آرام کریں اب آپ آزاد ہیں یہاں سے دنیا کی کوئی

طاقت آپ کو گرفتار نہیں کر سکتی میں اپنے دوست عنبر کو دیکھنے جاتا ہوں

ناگ باہر جانے لگا تو ملکہ نے کہا:

شیر کون تھا؟ عقاب کون تھا؟ عنبر اور تم اصل میں کون ہو؟

ناگ نے کہا۔

آپ اس بارے میں غور نہ کریں آپ صرف یہ یاد رکھیں کہ جو ہونا تھا

وہ ہو گیا ہم نے آپ کو موت کے منہ سے بچا لیا ہے..........اور

بس..............

یہ کہہ کر ناگ نے کوٹھڑی کا دروازہ بند کر کے باہر سے تالا لگا دیا اور

مندر کے دروازے کے پاس آ کر عنبر کا انتظار کرنے لگا تھوڑی دیر بعد

عنبر بھی گرتا پڑتا بھاگتا وہاں پہنچ گیا اس نے آتے ہی پوچھا۔

ملکہ خیریت سے ہے کیا؟

ناگ نے کہا۔

ہاں میں نے اسے کوٹھڑی میں چھپا کر تالا لگا دیا ہے۔

بہت خوب! میرا خیال ہے سپہ سالار کے سپاہی ضرور تمارا پیچھا کریں گے وہ شیر کے پنجوں کے نشان دیکھتے ضرور یہاں تک پہنچ جائیں گے اگر انہوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی تو وہ یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جائیں گے۔

وہ ابھی باتیں ہی کر رہے تھے کہ انہیں دور سے گھوڑسواروں کی اڑتی ہوئی گرد دکھائی دی عنبر نے کہا۔

میرا خیال ہے وہ لوگ ادھر ہی آرہے ہیں

ناگ نے گھوڑوں کی گرد کو دیکھا اور کہا۔

تم ملکہ کو لے کر ناگن دیوی کے عقبی حجرے میں چھپ جاؤ باقی سب

کچھ میں سنبھال لوں گا۔

عنبر بھاگتا ہوا ملکہ کی کوٹھڑی میں گیا تالا کھول کر ملکہ کو وہاں سے نکالا

اسے ساتھ لیا اور مندر کے بڑے کمرے میں ناگن دیوی کے پیچھے

بنے ہوئے ایک تنگ و تاریک حجرے میں دونوں بند ہو کر بیٹھ گئے

ملکہ نے سہمی ہوئی آواز میں کہا،

کیا ہمارا دشمن یہاں بھی پہنچ گیا ہے۔

عنبر نے کہا۔

ہاں ملکہ معلوم ایسے ہی ہوتا ہے مگر آپ فکر نہ کریں۔

یہاں وہ آپ کا بال تک بیکا نہیں کر سکیں گے۔

ملکہ بولی!

مگر تمہارا دوست وہاں اکیلا ہے وہ اکیلا اتنے بڑے دشمن کا کیسے

مقابلہ کر سکے گا۔

عنبر نے کہا۔

جس طرح اس نے قلعے میں مقابلہ کیا تھا اسی طرح وہ یہاں بھی مقابلہ کرے گا آپ ہرگز نہ گھبرائیں

ملکہ نے کہا۔

میں تو حیران ہوں کہ وہ شیر کیسے بن گیا؟ اور............اور تم بھی تو عقاب بن کر آسمان میں چکر لگا رہے تھے۔

عنبر بولا۔

یہ ہمارا ایک راز ہے آپ نہ تو اس بارے میں ہم سے پھر کبھی سوال کریں اور نہ کسی دوسرے کے ساتھ زندگی بھر کبھی کوئی بات کریں

میں وعدہ کرتی ہوں کہ زندگی میں کبھی کسی سے تم لوگوں کے اس راز کے بارے میں بات نہ کروں گی۔

مجھے آپ سے یہی امید تھی۔

قید سے فرار

ادھر اندھیرے حجرے میں یہ باتیں ہو رہی تھیں اور ادھر ناگ مندر کے ایک تہہ خانے میں اتر کر گڑھے کے کنارے آ کر کھڑا ہو گیا یہاں کئی قسم کے مرتبان پڑے تھے جن کے اوپر پتھروں کے ڈھکن رکھے تھے ناگن نے ایک خاص قسم کا مرتبان کندھے پر رکھا اور اسے لے کر اوپر گیا اس مرتبان کو اس نے دروازے کے ساتھ والی پہلی کوٹھڑی کے اندر چھپا کر رکھ دیا اس نے مرتبان کے اوپر ہاتھ رکھ کر کہا۔

اے میرے غلامو! تمہیں معلوم ہے کہ میں ناگ شہزادہ تم سے بات کر رہا ہوں تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارا مالک ہوں اور تم پر میرا حکم بجالانا فرض ہے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جب میں تمہارا ڈھکن اٹھا کر تمہیں حملہ کرنے کا حکم دوں تو ان لوگوں پر ٹوٹ پڑنا جو میرے دشمن ہیں اور جو مجھے قتل کرنے کی نیت لے کر یہاں آ رہے ہیں۔

ناگ اس کے بعد کوٹھڑی کے باہر آ کر مندر کی ڈیوڑی میں کھڑا ہو گیا

گھوڑ سواروں کا ایک دستہ اسکے قریب ہی مندر کے باہر آ کر رک گیا

سپہ سالار گھوڑے پر سے اترا اور شیر کے پنجوں کے نشان دیکھتا ہوا اس

کے پاس آ کر غصے سے بولا۔

کون ہو تم؟

ناگ جو کہ بڑے پجاری کے لباس میں تھا ادب سے جھک کر بولا۔

جناب میں ناگن دیوی کے مندر کا پجاری ہوں فرمائیے میں آپ کی

کیا خدمت کر سکتا ہوں۔

سپہ سالار نے کہا۔

یہاں ابھی ابھی ایک شیر ہماری شاہی قیدی ملکہ کو لے کر اندر آ گیا ہے

بتاؤ وہ کہاں ہے۔؟

ناگ پھنی نے کہا۔

سرکار! آپ کیسی بات کر رہے ہیں اس علاقے میں آج تک کسی نے شیر کی شکل نہیں دیکھی پھر بھلا ایک شیر ملکہ کو لے کر یہاں کیسے آ سکتا ہے؟ کہاں سے آ سکتا ہے۔؟

سپہ سالار نے آگے بڑھ کر ناگ کو ایک تھپڑ مار دیا ناگ کی آنکھوں میں ایک دم خون اتر آیا وہ پھنکار مار کر سانپ کی شکل میں اسے ڈسنے ہی والا تھا کہ اچانک اسے خیال آ گیا کہ یہ موقع صبر کرنے کا ہے اس نے خون کا گھونٹ پی کر کہا۔

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے حضور۔!

سپہ سالار نے گرج کر کہا۔

تو پھر یہ شیر کے پنجے تمہارے باپ نے یہاں بنائے ہیں؟ میں نے اپنی آنکھوں سے شیر کو ادھر جاتے دیکھا ہے ہم تمہارے مندر کی تلاشی لینا چاہتے ہیں ہٹ جاؤ ہمارے راستے سے۔؟

ناگ نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

سرکار! آپ مالک ہیں بڑی خوشی سے سارے مندر کی تلاشی لے لیں مگر ایک پل کے لئے مجھے اجازت دیں کہ میں کوٹھڑی میں سے مندر کے بڑے ہال کی چابی لے آؤں۔

سپہ سالار نے حکم دے کر کہا۔

جلدی سے چابی لاؤ اگر بھاگنے کی کوشش کی تو تمہارے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے۔

ناگ نے کہا۔

نہیں نہیں حضور! ہم تو آپ کی رعایا ہیں ہم بھلا آپ سے بھاگ کر کہاں جائیں گے؟

ناگ نے بڑے ادب سے سر جھکایا اور کوٹھڑی میں داخل ہو گیا کوٹھڑی کے اندر آتے ہی اس نے بھاگ کر مرتبان کے منہ پر سے پتھر اٹھا دیا

اور کہا۔

میرے ظالم اور خونخوار زہریلے غلاموں اپنا کام شروع کردو وقت آگیا

ہے دشمن ڈیوڑی میں کھڑا اپنی موت کا انتظار کر رہا ہے۔

ناگ نے مرتبان کو الٹ دیا اس میں سے سیاہ اور نیلے رنگ کے

بالشت بھر کے سینکڑوں سانپ نکل نکل کر دیواروں پر چڑھنے لگے

ناگ باہر آگیا سپہ سالار نے گرج کر کہا۔

کہاں ہے چابی؟

ناگ نے کہا۔

سرکار چابی گم ہوگئی ہے مگر میں آپ کی خاطر دروازہ توڑنے کا حکم دے

دوں گا۔

سپہ سالار چیخ اٹھا۔

نمک حرام پجاری، تم ضرور شیر کو بھگا دو گے چلو ہمارے ساتھ۔

چلیے حضور ضرور چلیے،

ناگ پھنی اتنا کہہ کر ادب سے سر جھکا کر سپہ سالار کی تعظیم کرکے مندر کے بڑے دروازے کی طرف مڑا وہ مڑا ہی تھا کہ ڈیوڑی کی چھت میں سے سینکڑوں نیلے اور سیاہ رنگ کے سانپوں نے بڑے زور سے پھنکاریں مار کر سپاہیوں کے اوپر چھلانگیں لگا دیں اس سے پہلے کہ سپاہی سنبھل سکیں وہ ان کی گردنوں سے لپٹ گئے اور انہیں ڈس دیا خدا جانے وہ کس قسم کے سانپ تھے انہوں نے سارے سپاہیوں کی گردنوں پر کاٹا تھا ایک پل کے اندر سارے کے سارے سپاہی پتھر بن کر اپنے گھوڑوں سے گرے اور گرتے ہی مر گئے ان کے جسم نیلے پڑ گئے اور کھال پھٹ گئی سپہ سالار ذرا آگے کھڑا تھا اس نے یہ بھیانک منظر دیکھا تو کچھ کہے سنے بغیر ایک دم اپنا گھوڑا موڑا اور ڈیوڑی سے باہر نکل کر بگولے کی طرح وہاں سے فرار ہو گیا۔

قید سے فرار

ناگ وہاں سے بھاگ کر حجرے میں عنبر کے پاس آیا اور اسے سارا ماجرا کہہ سنایا عنبر نے کہا۔

سپہ سالار بچ کر چلا گیا، یہ بہت برا ہوا اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے سپاہیوں کو ہلاک ہوتے دیکھ لیا ہے اب وہ فوج کی بھاری تعداد لے کر یہاں آئے گا اور سارے مندر کو آگ لگا دے گا۔

ملکہ نے سہم کر کہا۔ پھر کیا کریں عنبر بھائی؟

عنبر نے کہا۔

میرا خیال ہے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے جتنی جلدی ہو سکے یہاں سے نکل کر کسی دوسری جگہ چھپ جانا چاہیے۔ ناگ نے کہا۔

اس سے بہتر جگہ ہمیں کہیں اور نہ مل سکے گی عنبر۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر سپہ سالار اس مندر کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا ایک تو اسے یہ یقین ہو گیا ہے کہ ملکہ اسی جگہ موجود ہے دوسرے یہاں

اس کے سپاہیوں کی لاشیں پڑی ہیں وہ سپاہیوں کا انتقام بھی ضرور لے گا۔

سوچ بچار کے بعد طے یہ پایا کہ مندر کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ عارضی طور پر پناہ لی جائے چنانچہ وہ اسی وقت مندر کے پچھلے دروازے میں سے نکل کر اس جنگل میں بھاگ گئے جو مندر کے پیچھے دور دور تک پھیلا ہوا تھا اس جنگل میں سرخ اور سیاہ پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹیلے بھی تھے ناگ یہاں ایک ایسے کھوہ سے واقف تھا جو ایک ٹیلے کے اندر موجود تھا وہ ملکہ اور عنبر کو لے کر اس کھوہ میں آ گیا چنانچہ ان تینوں نے اس کھوہ میں عارضی طور پر پناہ لے لی یہ سوچ کر کہ جب ذرا معاملہ ٹھنڈا ہو جائے گا تو وہ وہاں سے نکل کر کسی اور مقام پر چلے جائیں گے ملکہ کا خیال تھا کہ وہ اپنی ایک وفادار کنیز کے ہاں پناہ لے سکتی ہے جس کا مکان شہر سے باہر صحرا کی ایک بستی میں ہے۔

سلومی کی سازش

سلومی نے سپہ سالار کو ہلاک کرنے کی سازش پر عمل کرنا شروع کر دیا
وہ سدوم کی حکومت کا تختہ الٹنے میں کامیاب ضرور ہو گئی تھی، لیکن وہ
اس شہر کی اکیلی اور خود مختار ملکہ نہیں تھی بلکہ سپہ سالار کی بیوی بننے والی
تھی اس طرح اسے اپنے خاوند بادشاہ کے ماتحت ہونا تھا اور سلومی
ایک احمق اور اس کے اشاروں پر ناچنے والے بادشاہ کی ملکہ نہیں بن
سکتی تھی یہ سلومی کی فطرت میں ہی نہیں تھا کہ وہ کسی کی غلام بن کر
رہے چنانچہ اس نے سپہ سالار کو اپنے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا
اس کام کے لئے اسے صرف ایک ایسے مرد کی ضرورت تھی جو اس کا

قید سے فرار

حکم بجالا کر سپہ سالار کو زہر دے دے یہ کام اس کا ایک وفادار غلام بہت اچھی طرح سے کرسکتا تھا۔

لیکن سلومی کو سب سے زیادہ خطرہ پرانی ملکہ کی طرف سے تھا جو ابھی تک زندہ تھی اور کسی وقت بھی رعایا کی ہمدردیاں حاصل کر کے تخت پر قبضہ کرسکتی تھی یہ خطرہ تلوار بن کر اس کے سر پر مسلسل منڈلا رہا تھا وہ سب سے پہلے ملکہ کو صفایا کروانا چاہتی تھی اور اس کے لئے سپہ سالار کی امداد بہت ضروری تھی اب اس نے بڑی ہوشیاری اور مکاری سے کام لینا شروع کیا اور سپہ سالار پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ اس سے نفرت کرتی ہے کیوں کہ سپہ سالار ہی ایک ایسا شخص تھا جو ملکہ کو ہلاک کرنے میں اس کی پوری پوری مدد کرسکتا تھا اسے جب علم ہوا کہ سپہ سالار ملکہ کو گرفتار کرنے میں ناکام رہا ہے تو وہ اس کے پاس گئی اور اس سے ساری کہانی سنی۔

قید سے فرار

سپہ سالار بہت بے چینی اور غصے کے عالم میں تھا اس کے کتنے ہی

بہترین سپاہی ناگن دیوی کے مندر کی ڈیوڑی میں ہلاک ہو گئے تھے

خود اس نے بڑی مشکل سے بھاگ کر اپنی جان بچائی تھی ورنہ سانپ

اسے بھی ڈس دیتے اس نے زمین پر پاؤں مار کر کہا۔

میں اس مندر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا مجھے یقین ہے کہ ملکہ اسی

مندر میں چھپی ہوئی ہے وہ پجاری ملکہ کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

سلومی نے کہا۔

یاد رکھو، جب تک ملکہ زندہ ہے ہم دونوں کی زندگی اور سلطنت محفوظ

نہیں ہے۔

میں ابھی اس مندر کو آگ لگا کر راکھ کر دینے کا حکم دیتا ہوں اور ایسا ہی

ہوا سپہ سالار نے اسی وقت اپنی فوج کو حکم دیا کہ ناگن دیوی کے مندر

کی تمام کوٹھڑیوں کو آگ لگا دی جائے خاص فوج کا دستہ مندر کی طرف

روانہ ہو گیا سپاہیوں نے مندر کا گھیراڈال لیا تمام کنیزوں اور غلاموں کا باہر نکال کر گرفتار کر لیا اور تیل چھیڑک کر مندر کو آگ لگا دی دیکھتے ہی دیکھتے آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے جب آگ جل بجھ گئی تو سپہ سالار نے حکم دیا کہ مندر کی جلی ہوئی کوٹھڑیوں میں ہل چلا دیا جائے۔

اسے یقین تھا کہ اس آگ میں ملکہ اور پجاری جل کر خاک ہو گئے ہوں گے لیکن ٹھیک اس وقت جب کہ مندر کی جلی ہوئی راکھ پر ہل پھیرا جا رہا تھا عنبر ناگ اور ملکہ ٹیلے کی کھوہ میں پناہ لیے بیٹھے تھے انہوں نے دور سے مندر میں سے شعلے نکلتے دیکھے تو وہ سمجھ گئے کہ سپہ سالار نے مندر کو آگ لگا دی ہے ناگ نے کہا کہ مندر میں چھپے ہوئے سانپ فوج کو زندہ نہ چھوڑیں گے............اور وہی ہوا سانپوں کے مرتبان تہہ خانے میں بند تھے۔

قید سے فرار

سپاہیوں نے ہل چلاتے ہوئے زمین کھودی تو مرتبان ٹوٹ گئے اور
سانپ باہر نکل آئے سانپوں نے باہر نکلتے ہی وہاں تباہی مچا دی
انہوں نے سب گھوڑوں کو ٹانگوں پر ڈس دیا گھوڑے کھڑے کھڑے
دھڑام دھڑام زمین پر گرنے لگے اور ان کے ساتھ ہی سوار بھی زمین
پر الٹ گئے سانپوں نے ان کو بھی ڈس دیا ایک سانپ سپہ سالار کے
گھوڑے کی طرف بڑھا، سپہ سالار نے گھوڑے کی باگ موڑ کر ایڑ
لگائی اور قلعے کی طرف بے تحاشا گھوڑا دوڑانا شروع کر دیا۔

سانپ اس کا تعاقب کر رہا تھا جب وہ قلعے کے دروازے میں داخل
ہوا تو سانپ بھی اس کے ساتھ ہی قلعے میں داخل ہو گیا وہاں شور مچ
گیا سپاہی تلواریں اور نیزے لے کر سانپ کی تلاش میں اٹھ دوڑے
مگر چھوٹے سے نیلے سانپ کو خدا جانے آسمان کھا گیا کہ زمین نگل
گئی قلعے کا چپہ چپہ چھان مارا مگر وہ کہیں نہ مل سکا سپہ سالار نے اسی

وقت جالی دار زرہ بکتر پہن لیا جس پر سانپ کاٹ نہیں سکتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سانپ اس کی بو پر اسے ہلاک کرنے ضرور آئے گا۔ سلومی یہ سن کر بہت خوش ہوئی کہ مندر کے ساتھ ساتھ ملکہ بھی جل کر ہلاک ہوگئی اس نے پھر بھی احتیاطاً سپہ سالار سے پوچھا۔

کیا تمہیں یقین ہے کہ ملکہ اسی مندر میں تھی۔؟

اگر وہاں ملکہ نہ ہوئی تو پجاری کو ہمارے سپاہیوں پر سانپ چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی ملکہ نے مندر کی ایک کوٹھڑی میں پناہ لے رکھی تھی اور میں نے تمام کوٹھڑیوں کو جلا کر زمین کے ساتھ ملا دیا ہے ملکہ بچ کر کہیں بھی نہیں جا سکتی، میرے سپاہیوں نے مندر کے چاروں طرف اپنا گھیرا ڈال رکھا تھا۔

سلومی نے دل میں سوچا کہ اب سپہ سالار کا بھی کانٹا نکال دینا چاہیے لیکن اوپر سے اس نے سپہ سالار کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

تم بڑے بہادر ہو نگولیس میں تمہاری بہادری سے بہت متاثر ہوئی ہوں تم واقعی اس لائق ہو کہ اس ملک کے بادشاہ بن سکو۔

سپہ سالار کا منہ اپنی تعریف سن کر سرخ ہو گیا کہنے لگا اور تم بھی اس لائق ہو کہ اس ملک کی ملکہ بن سکو کیوں کہ تمہاری ہی عقل مندی اور مشوروں سے میں یہ ملک حاصل کر سکا ہوں اگر میری بہادری کے ساتھ تمہاری دانش مندی نہ ہوتی تو ہم کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوتے۔

سلومی نے دل میں سوچا کہ ابھی میری دانشمندی کا بھید تو تم پر اس وقت کھلے گا جب میں ملکہ کی طرح تجھے بھی ہلاک کر دوں گی مگر اوپر سے کہنے لگی۔

یقیناً ہم دونوں اپنی اپنی جگہوں پر نایاب ہیرے موتی ہیں ملک پر حکومت کرنے کا حق صرف ہم کو ہی پہنچتا ہے۔

سپہ سالار نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ اب ہمیں شادی کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے

سلومی بولی۔

میرا بھی یہی خیال ہے۔

سلومی نے نہایت مکاری سے کہا سپہ سالار نے اس پر کہا کہ پھر

دوسرے ہی دن انہیں شادی کی تیاریاں شروع کر دینی چاہئیں اس پر

سلومی نے ذرا سوچ کر کہا اگر ہم سات روز انتظار کر کے ملکہ کی موت

کے بارے میں اطمینان حاصل کر لیں تو میرے خیال میں زیادہ بہتر

ہو گا۔

سپہ سالار بولا۔

سلومی تمہیں تو یوں ہی وہم ہو گیا ہے یقین کرو ملکہ مر گئی ہے اور اب تو

اس کی ہڈیاں بھی جل کر راکھ ہو چکی ہوں گی۔

سلومی لاجواب ہو گئی۔

اچھا تو پھر جیسے تمہاری مرضی۔

سلومی کے ساتھ سپہ سالار نکولیس کی شادی کی تیاریاں شروع ہو گئیں سلومی نے اپنی سازش کا باقاعدہ آغاز کر دیا اس نے اپنے خاص غلام کو بلا کر خفیہ طریقے سے مشورہ کیا کہ سپہ سالار کو زہر دے کر ہلاک کیا جائے یا کسی اور طریقے سے؟ غلام بڑا سیانا اور تجربہ کار شخص تھا اس نے کہا۔

ملکہ سلامت! اگر آپ نے سپہ سالار کو زہر دیا تو یہ بات کھل جائے گی دنیا میں کوئی ایسا زہر نہیں ہے جس کے پیتے ہی انسان ایک دم گر کر مر جائے وہ کم از کم یہ بتانے کے لئے تھوڑی دیر ضرور زندہ رہتا ہے کہ اسے زہر دیا گیا ہے اور اگر اسے کسی پر شک ہو تو وہ اس کا نام لے کر مرتا ہے اور اسے سلومی پر شک ہے تو فوج آپ کو زندہ نہ چھوڑے گی۔

سلومی کو غلام کی یہ بات پسند آئی۔ اس نے کہا۔

تو پھر اس کانٹے کو راستے سے کیونکر ہٹایا جائے؟

تجربہ کار غلام نے کہا۔

ملکہ سلامت! جو شخص میٹھا دینے سے ہلاک ہو سکتا ہے اس کو آپ زہر کیوں دے رہی ہیں۔؟

ملکہ نے کہا۔

میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی بات کھول کر بیان کرو۔

غلام کہنے لگا۔

آپ کو یاد ہو گا کہ جس وقت سپہ سالار کے ساہی مندر کی کوٹھڑیوں پر ہل چلا رہے تھے تو سانپوں سے بھرا ہوا ایک مرتبان ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

ہاں مجھے یاد ہے اور سانپوں نے ہمارے بہت سے سپاہیوں پر حملہ کر کے انہیں موت کی نیند سلا دیا تھا۔

غلام نے کہا۔

اور پھر ایک نیلے رنگ کا بہت ہی زہریلا چھوٹا سا سانپ سپہ سالار کی طرف لپکا تھا سپہ سالار وہاں سے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگ آیا تھا لیکن وہ سانپ برابر اس کا پیچھا کرتا ہوا قلعے میں داخل ہو گیا تھا قلعے میں شور مچ گیا سانپ کو تلاش کیا گیا مگر وہ گم ہو گیا اصل میں وہ سانپ اسی قلعے میں کسی جگہ چھپا ہوا ہے وہ سپہ سالار کی بو پر اس کی تلاش میں ہے وہ ناگن دیوی کے مندر کا مقدس سانپ ہے وہ سپہ سالار سے مندر کی تباہی کا بدلہ ضرور لے گا یہی وجہ ہے کہ سپہ سالار ہر وقت سر سے لے کر گردن تک لوہے کی باریک جالی کا لباس پہنے رکھتا ہے۔

سلومی کے چہرے پر خوشی کے اثرات پیدا ہو گئے اس نے کہا یہ تو تم نے مجھے بڑی خوشی کی بات بتا دی اگر مندر کا مقدس سانپ سپہ سالار کی تلاش میں ہے تو وہ اس کی بو پا کر اس کے پاس کیوں نہیں آتا؟

غلام نے کہا۔

ملکہ سلامت! لوہے کی باریک جالی اس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اس جالی نے سپہ سالار کے جسم کی خاص بو کو سانپ سے دور کر رکھا ہے اگر کسی طرح سے آپ اس کو جالی اتارنے پر مجبور کر دیں تو سانپ اسے ضرور مار دالے گا۔

ملکہ نے چٹکی بجا کر کہا۔

یہ کون سی مشکل بات ہے میں جالی اسکے جسم سے اتروا دوں گی تم فکر نہ کرو میں اس سازش پر بھی عمل کر کے دیکھتی ہوں اگر سپہ سالار اسی طرح ہلاک ہو گیا تو ہمارے سر الزام بھی نہیں آئے گا اور ہمارے راستے کا کانٹا بھی صاف ہو جائے گا۔

اسی دن سلومی خاص طور پر سپہ سالار کے کمرے میں گئی اور اس نے شادی کی تیاریوں کے سلسلے میں ادھر اُدھر کی باتیں کرتے ہوئے

اسے بتایا کہ شادی میں مصر کا گورنر اور اس کی بیوی بھی شریک ہو گی سپہ سالار میز پر بیٹھا دریائے اردن پر بنائے جانے والے نئے پل کا نقشہ دیکھ رہا تھا اس نے لباس کے اندر لوہے کی ایک باریک جالی گردن سے لے کر پاؤں تک پہن رکھی تھی اس نے کہا۔

میرے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ مصر کا گورنر اور اس کی بیوی ہماری شادی میں شریک ہوں گی اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہمیں اوکتے دین کی خوشنودی حاصل ہو جائے گی کیوں کہ مصر کا گورنر اوکتے دین کا چھوٹا بھائی ہے۔

سلومی بولی۔

کیوں نہیں۔ مجھے مصر کے گورنر کی بیوی کا پیغام ملا ہے کہ وہ ہماری شادی میں شامل ہونے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

سپہ سالار نے خوش ہو کر کہا۔

تم کتنی عقل مند بیوی ہو سلومی۔ میں تم پر جتنا بھی فخر کرلوں کم ہے۔

سلومی نے ناراض ہو کر کہا۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر مجھے یہ بات ہرگز پسند نہیں کہ تم ہر وقت لوہے کا لباس پہنے رہتے ہو بھلا یہاں کون سا تمہارا کوئی دشمن ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے؟ حالاں کہ میری ساری زندگی تمہاری خدمت کے لئے وقف ہے۔

سپہ سالار کے لئے بڑی مصیبت یہ تھی وہ ملکہ سلومی پر یہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اس نے محض سانپ کے ڈر کے مارے یہ لوہے کی جالی کا لباس پہن رکھا ہے کیونکہ اس طرح ملکہ اسے بزدل ہونے کا طعنہ دے سکتی تھی جب کہ ملکہ اسے ایک بہادر سپاہی سمجھتی تھی ادھر سلومی اصرار کر رہی تھی کہ وہ لوہے کا لباس اتار کر پھینک دے۔

سپہ سالار نے کہا۔

مگر ملکہ تمہیں اس پر اعتراض کیوں ہے؟ سلومی نے ناک سکیڑ کر کہا۔
اس لئے کہ میں جب بھی تمہارے پاس آتی ہوں مجھے تم پرانے لوہے کے زنگار کی بدبو آتی ہے اور یہ میں برداشت نہیں کر سکتی تم بادشاہ بننے والے ہو بلکہ تم بادشاہ بن چکے ہو تمہارے ریشمی کپڑوں سے خرطوم اور لبنان کے قیمتی عطر کی خوشبو آنی چاہیے۔ سپہ سالار لاجواب ہو گیا۔
اب اس کے پاس سلومی کے اس اعتراض کے توڑ میں کوئی جواب نہیں تھا اس نے مجبور ہو کر کہا۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو میں یہ لوہے کی جالی کا لباس اتار دیتا ہوں۔ سلومی نے خوش ہو کر کہا۔
مجھے تم سے یہی امید تھی نکولیس تم ایک غیور اور نیک خاوند ہو تم پر جس قدر بھی فخر کروں کم ہے اب جلدی سے اندر جا کر یہ لباس اتار دو اور ریشمی جوڑا پہن کر میرے سامنے آؤ۔ سپہ سالار نکولیس مجبور ہو گا وہ میز پر سے اٹھا اندر خوابگاہ میں آ کر اس نے جالی دار لوہے کا باریک

لباس اتار کر پرے پھینک دیا اور کم خواب کا لمبا چغہ اور سونے کی تاروں کا بنا ہوا گلوبند پہن کر باہر آ گیا سلومی نے اسے دیکھ کر خوشی سے تالی بجائی اور کہا۔

میرے خدا! تم اس لباس میں کس قدر حسین لگتے ہو بس اب میری خوشی کی خاطر ہر وقت یہی لباس پہنا کرو ٹھہرو میں اپنے ہاتھ سے تمہارے بالوں میں کنگھی کرتی ہوں۔

اور ملکہ سلومی سپہ سالار کے بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔

عین اسی وقت قلعے کی ایک چھت کے سوراخ میں چھپے ہوئے مقدس نیلے سانپ نے اپنے دشمن سپہ سالار کی فضا میں بو محسوس کی یہ بو شاہی محل میں سے ہوتی ہوئی ہوا کی لہروں کے ساتھ ساتھ سانپ تک پہنچ گئی تھی سانپ اسی بو کے انتظار میں کئی روز سے چھت کے سوراخ میں چھپا ہوا تھا بو کو محسوس کرتے ہی اس نے حرکت شروع کر دی۔

زہری سانپ

سلومی کو اب سانپ کا انتظار تھا۔

اس نے اپنے غلام کو جا کر خبر دی کہ سپہ سالار کا جالی دار لباس اتار دیا گیا ہے غلام نے سلومی کو بتایا کہ اب نیلا سانپ سپہ سالار کی بو پا کر اس کے پیچھے ضرور آئے گا سلومی نے اس خطرے کا اظہار کیا کہ ہو سکتا ہے سانپ قلعہ چھوڑ کر جا چکا ہو تو اس صورت میں انہیں کیسے پتہ چلے گا؟ غلام نے کہا کہ اس قسم کے سانپ جب اپنے دشمن کے پیچھے لگتے ہیں تو پھر یا تو خود ہلاک ہو جاتے ہیں یا پھر اپنے دشمن کو ہلاک کر کے چھوڑتے ہیں لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے

ہوں سلومی نے پوچھا۔

آخر ہمیں کتنی دیر تک سانپ کا انتظار کرنا ہوگا۔؟

غلام نے کہا۔

اگر سانپ قلعے کے اندر موجود ہے تو اب تک اسے اپنے دشمن کی بو محسوس ہوگئی ہوگی اور وہ اس کی تلاش میں روانہ ہو چکا ہوگا۔

سلومی بولی۔

اس کا مطلب پھر یہ ہوا کہ آج رات تک سپہ سالار کا کام تمام ہو جانا چاہیے۔

میرا اندازہ یہی ہے۔

مگر سپہ سالار نے خواب گاہ کے باہر سخت پہرہ لگا رکھا ہوتا ہے۔

غلام نے کہا۔

سانپ کے لئے خواب گاہ میں داخل ہونا کوئی مشکل بات نہیں۔

قید سے فرار

غلام نے سلومی کو بڑی پچی بات کہی تھی سانپ کے سپہ سالار کی خواب
گاہ میں کڑے پہرے کے باوجود داخل ہونا کوئی مشکل بات نہیں ہے
مگر سلومی کو یقین نہ آیا کم از کم اگر اسے یقین آ بھی گیا تھا تو وہ خود موقع
پر جا کر یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ سانپ خواب گاہ میں آیا ہے یا نہیں غلام کو
رخصت کر کے وہ اپنے کمرے میں آ گئی اور رات ہونے کا انتظار
کرنے لگی کیوں کہ غلام نے کہا تھا آج رات سانپ ضرور سپہ سالار
کی خواب گاہ میں داخل ہو جائے گا غلام ایک تجربہ کار آدمی تھا اسے
معلوم تھا کہ سپہ سالار کی بو جالی دار لباس اتارنے کے بعد سارے محل
میں پھیل چکی ہے اور سانپ چل پڑا ہو گا۔

سانپ چھت والے بل سے سپہ سالار کی بو کا پیچھا کرتا ہوا چل پڑا تھا
وہ دیوار پر سے اتر کر جدھر سے بو آ رہی تھی ادھر کو روانہ ہو گیا دیوار سے
وہ صحن میں آیا اور دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگا رات کا وقت تھا

محل میں صرف شاہی خواب گاہ میں روشنی ہو رہی تھی باقی تقریباً ہر جگہ اندھیرا ہی تھا پہرے دار جگہ جگہ چکر لگا رہے تھے لیکن چھوٹے سے نیلے سانپ کے لئے ان کی نگاہوں سے بچ کر آگے نکلنا کوئی خاص مشکل بات نہیں تھی اب اسے بو زیادہ آنے لگی تھی سانپ سمجھ گیا کہ وہ اپنے دشمن کے قریب پہنچ رہا ہے۔

سپہ سالار کو احساس تھا کہ اس نے جالی دار لباس اتار کر ایک خطرہ مول لے لیا ہے چنانچہ وہ چوکس ہو گیا تھا اس نے اپنے شان دار پلنگ کے اردگرد کانٹے دار تار کی ایک پٹی بچھا دی تھی اگر اس پر سے گزر کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تو اس کا جسم لوہے کے کانٹوں میں الجھ کر رہ جاتا اس اعتبار سے سپہ سالار بڑا مطمئن ہو کر پلنگ پر سو رہا تھا اس نے احتیاط کے طور پر تلوار اپنے سرہانے رکھ چھوڑی تھی اور شمع دان کی روشنیوں کو بھی گل نہیں کیا تھا۔

دوسری جانب سلومی اپنی آنکھوں کے سامنے سپہ سالار کی ہلاکت کا سمان دیکھنا چاہتی تھی اس لئے وہ اپنے کمرے سے نکل کر سپہ سالار کی خواب گاہ کی طرف روانہ ہوگئی اس نے اپنے اردگرد سیاہ چادر لپیٹ رکھی تھی راستے میں پہریدار سپاہی اسے پہچان کر سر جھکا کر ادب سے سلام کرتے اور آگے گزر جاتے سلومی جوں جوں سپہ سالار کی خواب گاہ کے قریب پہنچ رہی تھی اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا جانے اسے کیوں محسوس ہو رہا تھا کہ آج کچھ ہونے والا ہے اس نے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دی کہ آج سپہ سالار کی موت کے سوا اور کچھ نہیں ہونے والا۔

سانپ خواب گاہ کے قریب پہنچ گیا تھا ایک پہرے دار برآمدے میں سے آکر خواب گاہ کے دروازے کے باہر رک گیا سانپ دیوار کی اوٹ میں اندھیرے میں چھپ گیا پہرے دار نے چاروں طرف

دیکھا اور پھر آگے نکل گیا پہرے دار کے جاتے ہی اندھیرے میں
سے نیلا سانپ باہر نکل آیا اور خواب گاہ کی باہر والی دیوار پر اوپر
چڑھنے لگا اوپر جا کر اس نے ایک روشن دان دیکھا جو بند تھا اندر
جانے کے لئے کوئی معمولی سا سوراخ بھی وہاں موجود نہیں تھا، سانپ
کے لئے دیوار توڑ کر اندر جانا بڑا مشکل تھا۔ اس کے لئے ضروری تھا
کہ معمولی سا کوئی سوراخ ضرور ہو۔

سانپ کو دشمن کی بو بڑی تیزی سے آ رہی تھی اس بو نے اسے انتقام کی
آگ میں پاگل کر دیا تھا وہ بڑی بے چینی سے ادھر اُدھر دیوار پر رینگ
کر اندر جانے کے لئے کوئی راستہ تلاش کرنے لگا آخر سپہ سالار کی بد
نصیبی اور سانپ کی خوش نصیبی سے سانپ کو ایک سوراخ مل گیا یہاں
سے پتھر کی چند اینٹیں اپنی جگہ سے ہل گئی تھیں جس کی وجہ سے ایک
باریک سا سوراخ پیدا ہو گیا تھا نیلے سانپ نے اس سوراخ پر منہ رکھا

تو اسے اپنے دشمن کی بڑی تیز بو آئی سانپ جلدی سے اس سوراخ میں گھس گیا یہ سوراخ خواب گاہ کی دوسری جانب نکل گیا تھا سانپ بڑی آسانی کے ساتھ سوراخ میں سے گزر کر سپہ سالار کی خواب گاہ کے اندر والی دیوار پر آ گیا اندر اس کے دشمن کی بو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اور خوب روشنی ہو رہی تھی سانپ نے چھت کے ساتھ ساتھ دیوار پر رینگنا شروع کر دیا وہ کسی مناسب جگہ پر سے نیچے اترنے کی تیاری کر رہا تھا۔

ادھر ملکہ سلومی بھی اپنے دشمن سپہ سالار کا آخری انجام دیکھنے اس کی خواب گاہ کے دروازے کے باہر پہنچ گئی پہریدار اس وقت دروازے سے باہر کھڑا تھا اس نے ملکہ کو سپہ سالار کی خواب گاہ کی طرف آتے دیکھا تو ادب سے سر جھکا کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا سلومی سیاہ لبادے میں ملبوس بڑی شان سے دروازے کی طرف بڑھی وہ نہیں

چاہتی تھی کہ خواب گاہ میں اس کے داخل ہونے کا علم سپہ سالار کو ہو وہ بڑے آرام سے چوری چوری اندر جانا چاہتی تھی تا کہ اس کے مرنے کا منظر خاموشی سے دیکھ سکے، دل میں اس کے یہ خیال بھی تھا کہ ہو سکتا ہے سانپ ابھی اندر نہ پہنچا ہو اس نے سوچ رکھا تھا کہ اگر آج رات سانپ نہیں آیا تو وہ سپہ سالار کو جگا کر کہے گی کہ ذرا ہوشیار ہو کر سویا کرے کہ کہیں دشمن اسے کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔

سلومی نے بڑی احتیاط سے دروازہ کھول کر ریشمی کم خواب کا پردہ پرے ہٹا دیا سپہ سالار بڑی گہری نیند پلنگ پر سو رہا تھا سلومی نے دیوار اور فرش پر چاروں طرف نظریں اٹھا کر دیکھا.........اسے سانپ کہیں بھی دکھائی نہ دیا اس نے آگے بڑھ کر یہ ضرور دیکھا کہ سپہ سالار نے سانپ کے اچانک حملے سے بچنے کے لئے اپنے پلنگ کے چاروں طرف لوہے کے کانٹوں والی جالی دار پٹی بچھا رکھی تھی سلومی

قید سے فرار

دل ہی دل میں ہنس دی کہ بزدل سپہ سالار کو جان کتنی عزیز ہے مگر اسے یہ خبر نہیں کہ اس کے باوجود وہ سانپ سے نہیں بچ سکتا اور اگر سانپ نے اسے ہلاک نہ بھی کیا تو وہ سلومی کے زہر سے بچ کر کہاں جائے گا۔

جس وقت سلومی سپہ سالار کے پلنگ کے پاس کھڑی اس کی موت کے بارے میں سوچ رہی تھی ٹھیک اس وقت زہریلا سانپ دیوار پر سے اتر کر دشمن کی بو پاتا اسکے پیچھے پہنچ گیا تھا سلومی نے سوچا کہ اسے وہاں سے واپس چلے جانا چاہے کیونکہ سانپ نہیں آیا اور کوئی ضروری بھی نہیں تھا کہ رات کو سانپ ضرور آجائے یہ سوچ کر وہ واپس پلٹی ہی تھی کہ اسکے پاؤں پر پڑی ہوئی جوتی کا پچھلا حصہ سانپ کی دم پر پڑ گیا سانپ نے تڑپ کر پھنکار ماری اور سلومی کے پاؤں پر ڈس دیا سلومی نے نیلے سانپ کو کنڈلی مارے فرش کے قالین پر دیکھا تو وہ چیخ

مار کر گری پڑی۔

اس کی چیخ کی آواز سن کر سپہ سالار جاگ پڑا اور باہر سے پہریدار سپاہی بھی تلوار کھینچ کر اندر آ گیا۔

سانپ .... سانپ ....

سلومی کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے نکلا اور اس سے پہلے کہ سانپ وہاں سے بھاگ سکے سپہ سالار نے اچھل کر تلوار ماری اور نیلے سانپ کے دو ٹکڑے کر دیئے سپہ سالار نے سلومی کے پاؤں کو دیکھا جہاں سانپ نے ڈسا تھا وہاں ایک گہرا نیلا چھالا پڑ گیا تھا سپہ سالار نے وہاں تلوار سے زخم لگا کر خون باہر نکالا اور سلومی کی پنڈلی پر دو جگہوں پر پٹی باندھ دی مگر وہ سانپ کوئی معمولی سانپ نہیں تھا وہ ناگن دیوی کے مندر کا سب سے زہریلا اور خطرناک سانپ تھا اس کے ڈستے ہی زہر سلومی کی رگوں میں خون کے ساتھ مل کر دماغ تک پہنچ گیا تھا اور

اس پر بے ہوشی طاری ہونا شروع ہو گئی تھی سپہ سالار نے شاہی حکیم کو فوراً طلب کر لیا شاہی حکیم نے آ کر سلومی کا علاج شروع کر دیا مگر یہ کچھ بے فائدہ تھا۔

سلومی کا جسم نیلا پڑ گیا تھا اس کی آنکھیں اور گالوں کا رنگ نیلا پڑ گیا تھا جیسے اس کا سارا خون ایک دم نیلے رنگ کا ہو گیا ہے اسکے ہاتھ پیر اور ناک کان نیلے ہو گئے تھے اس کا جسم جم کر نیلا پتھر بنتا جا رہا تھا وہ بے بس نگاہوں سے ہر ایک کو تک رہی تھی اس کی آواز بند ہو گئی تھی اس کے ہونٹ پتھر ہو گئے تھے مگر اس کی آنکھوں میں ابھی تھوڑی سی زندگی باقی تھی سپہ سالار نے سر پیٹ لیا۔

خدا کے لئے میری ملکہ کو بچا لو۔ اسے مرنے مت دو میں تم لوگوں کو اپنی ساری دولت دے دوں گا مگر میری ملکہ کو مرنے سے بچا لو۔

سلومی کے کانوں میں سپہ سالار کی آواز جیسے بہت دور سے آ رہی تھی وہ

سپہ سالار کے مرنے کا سماں دیکھنے آئی تھی لیکن وہاں اس کی موت کا

منظر سارے لوگ دیکھ رہے تھے اسے کیا خبر تھی کہ وہ جو کنواں وہ

دوسرے کے لئے کھود رہی ہے وہ بہت جلد خود اس میں گرنے والی

ہے یہ بات بھی اس کے لئے عذاب سے کم نہیں تھی کہ جس شخص کو وہ

مرتا ہوا دیکھنا چاہتی تھی وہ اس کی موت پر آنسو بہا رہا ہے اور لوگوں

سے التجا کر رہا تھا کہ اس کی ملکہ سلومی کو موت کے پنجے سے بچایا جائے

لیکن موت اپنا کام کر چکی تھی زہر اپنا کام کر چکا تھا زندگی کی گرمی سلومی

کے جسم سے نکل گئی تھی اس کی جان صرف اس کی آنکھوں میں اٹکی

ہوئی تھی اس کا دل بہت دھیمے دھیمے حرکت کر رہا تھا حکیم نے دل کے

ساتھ کان لگایا تو اسے دل کی دھڑکن کی آواز سنائی دی اس نے سپہ

سالار کی طرف دیکھ کر کہا۔

جہاں پناہ دیوتاؤں کو جو منظور تھا وہ ہو کر رہا ہماری تمام کوششوں کے

باوجود ملکہ سلامت...........!

سپہ سالار نے چیخ کر کہا۔

خاموش، خبردار! اگر کسی نے سلوی کی موت کی خبر سنائی سلوی نہیں مر سکتی وہ زندہ ہے سلوی زندہ ہے میری ملکہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آسکتی یہ سانپ مجھے ڈسنے کے لئے آیا تھا اسے کہو کہ میری ملکہ کو کچھ نہ کہے اور مجھے ڈس کر ہلاک کر دے اسے کہو میری زندگی حاضر ہے مگر میری ملکہ کو نہ ڈسے..........

سپہ سالار سلوی کے غم میں پاگل ہوا جا رہا تھا وہ ہر قیمت پر سلوی کو زندگہ بچانا چاہتا تھا وہ سلوی کے غم کو برداشت نہ کر سکتا تھا اس سلوی کے غم کو جس نے اس کی موت کی سازش کی تھی اور جو اسکی موت کا سماں دیکھنے وہاں آئی تھی لیکن خود اس کے پنجے میں پھنس گئی سپہ سالار کی آہ و زاری سلوی کو نہ بچا سکی سانپ کے مہلک زہر نے کام تمام کر

دیا تھا، سلوی کے کانوں میں سپہ سالار کی آواز آنا بند ہو گئی تھی اس کی
آنکھوں کے سامنے اس کا چہرہ دھندلانے لگا اور پھر اندھیرے میں گم
ہونا شروع ہو گیا سلوی سمجھ گئی کہ وہ مر رہی ہے اس نے آخری ہچکی لی
اور مر گئی سپہ سالار چیخ مار کر اس کی لاش سے لپٹ گیا وہ اسے پاگلوں
کی طرح آوازیں دینے لگا۔

مگر اب وہاں کیا رکھا تھا۔

سارے محل میں سلوی کی موت کا سوگ پھیل گیا۔

بوڑھے غلام کو سلوی کی موت کا بڑا صدمہ ہوا خدا جانے سلوی سے کیا
غلطی ہو گئی تھی کہ سانپ نے سپہ سالار کو ڈسنے کی بجائے پہلے اسے
ڈس دیا تھا سلوی کو پورے شاہی اعزاز کے ساتھ شاہی قبرستان میں
دفن کر دیا گیا سلوی کی موت کی خبر ٹیلے کی کھو میں عنبر ملکہ اور ناگ کو بھی
پہنچ گئی تھی ایک بہت بڑی رکاوٹ ان کے راستے سے خود بخود دور ہو

گئی تھی لیکن ابھی ایک طاقتور رکاوٹ باقی تھی سپہ سالار زندہ تھا اسے بھی راستے سے ہٹانا تھا عنبر نے ناگ سے کہا۔

ہمیں شہر میں عوام کی رائے ہموار کرنی چاہیے ہمیں لوگوں کو بتا دینا چاہیے کہ یوحنا بی کا اصل قاتل سلومی اور سپہ سالار ہے ملکہ نہیں یہی وجہ ہے کہ یوحنا کی روح نے بادشاہ اور سلومی سے بدلہ لے لیا۔

ناگ نے کہا۔

تمہارا خیال بہت اچھا ہے عنبر لیکن اس کے لیے ہمیں ان دینی بزرگوں سے ملنا ہوگا جو دریائے اردن کی عبادت گاہ میں لوگوں کے سامنے مذہبی وعظ کرتے ہیں۔

ملکہ نے کہا۔

ناگ کی رائے سے میں اتفاق کرتی ہوں لوگ اب بھی مجھ سے ایک ملکہ کی طرح پیار کرتے ہیں میرے جاسوس نے محل میں مجھے خبر دی تھی

کہ کچھ لوگوں کو یقین ہے کہ سلومی کے اشارے پر بادشاہ اور سپہ سالار نے یوحنا نبی کو شہید کیا ہے اور ملکہ بے گناہ ہے ہم کو اس سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو سپہ سالار کے خلاف کر کے بغاوت پر اکسانا چاہیے۔

عنبر اسی روز بھیس بدل کر شہر نکل گیا وہ سیدھا دریائے اردن کے کنارے والی عبادت گاہ میں پہنچا وہاں کافی لوگ جمع تھے اور عبادت کر رہے تھے عنبر بڑے درویش سے ملا اور ادھر اُدھر کی باتوں کے بعد اس نے کہا۔

خداوند نے یوحنا نبی کے قاتلوں کو ان کے گناہ کی سزا دے دی سلومی اور بادشاہ یوحنا کے قاتل تھے مگر ابھی ایک قاتل زندہ ہے ہمارا خداوند اس سے بھی ضرور بدلہ لے گا۔

درویش نے کہا۔

تم ٹھیک کہتے ہو اجنبی، ہم جانتے ہیں قاتل کون ہے۔

قید سے فرار

عنبر نے وہاں لوگوں کے سامنے ایک زبردست تقریر کی جس میں یہ
ثابت کیا کہ یوحنا نبی کو بادشاہ نے سلومی اور سپہ سالار کے اشارے پر
شہید کیا تھا لوگوں نے سپہ سالار کے خلاف نفرت بھرے نعرے لگائے
اس طرح عنبر نے شہر کے لوگوں کو سپہ سالار کے خلاف کردیا سپہ سالار
کو جاسوسوں نے اطلاع دی کہ شہر میں لوگ اس کے خلاف نعرے لگا
رہے ہیں اور وہ عبادت گاہ میں جمع ہو کر بغاوت کی سازش کررہے
ہیں سپہ سالار کو اب اپنے تخت و تاج کی فکر پڑ گئی اس نے حکم دیا کہ
عبادت گاہ پر حملہ کر کے لوگوں کو قتل کردیا جائے اور عبادت گاہ کو آگ
لگا کر تباہ کردیا جائے فوراً سپاہیوں کا ایک دستہ تلواریں لہراتا ، گھوڑوں
پر سوار عبادت گاہ پر ٹوٹ پڑا سپاہیوں نے بڑی بے دردی کے ساتھ
عبادت کرتے پر امن لوگوں کو قتل کرنا شروع کردیا جو لوگ جان بچا کر
بھاگے انہیں دریا کنارے پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا اس کے بعد

سپاہیوں نے عبادت گاہ کو آگ لگا دی۔

سا حادثے کے بعد شہر میں سپہ سالار کے خلاف نفرت اور غصے کی لہر دوڑ گئی مگر طاقت کے سامنے لوگ بے بس تھے.............. سپہ سالار کے سپاہی جگہ جگہ چھاپے مار کر لوگوں کو قتل کر رہے تھے اس کی اطلاع عنبر اور ناگ پھنی کو پہنچی تو انہوں نے ملکہ سے کہا۔

اب وقت آ رہا ہے کہ ہم آگے بڑھ کر باغی لوگوں کی رہنمائی کریں اور سپہ سالار کے خلاف جنگ کا اعلان کر کے محل پر کھلا حملہ کرا دیں۔

ملکہ نے کہا۔

ابھی ہمیں تھوڑا سا اور انتظار کرنا چاہیے۔

روشن ستارہ

سپہ سالار نے تخت و تاج بچانے کے لئے شہر میں قتل عام شروع کرا دیا۔ شہر میں ہر طرف دہشت پھیل گئی اپنے بھائیوں کے قتل عام کے بعد لوگ سپہ سالار سے نفرت کرنے لگے اور اس کے خون کے پیاسے ہو گئے مگر وہ نہتے تھے وہ کچھ نہ کر سکتے تھے فوج کا ایک حصہ بھی سپہ سالار کے خلاف ہو گیا لیکن اکیلے وہ بھی کچھ نہ کر سکتا تھا دوسری طرف سپہ سالار کے جاسوسوں نے آ کر اسے خبر دی کہ اس ساری کارروائی کی ذمے دار ملکہ ہے سپہ سالار نے چونک کر کہا۔

کیا کہا ملکہ؟ کیا وہ ابھی زندہ ہے۔؟

جاسوس نے بتایا کہ ملکہ سدوم زندہ ہے اور شہر سے باہر ایک ٹیلے کی کھوہ

میں پناہ لیے ہوئے ہے سپہ سالار کا یہ سن کر خون کھول اٹھا اس نے اسی وقت سپاہیوں کو ساتھ لیا اور بجلی کی سی تیزی کے ساتھ گھوڑا دوڑاتا شہر سے باہر والے ٹیلے کی طرف چل دی فوج کا وہ دستہ جو سپہ سالار کے خلاف تھا اور ملکہ کا وفادار تھا جب اس کو معلوم ہوا کہ ملکہ زندہ ہے اور سپہ سالار اسے قتل کرنے ٹیلے کی طرف آ رہا ہے تو وہ اس سے پہلے تیر کمان سے مسلح ہو کر ٹیلے پر جا پہنچے عنبر نے سپاہیوں کے ایک دستے کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو ملکہ اور ناگ کو خبردار کر دیا سپاہیوں کا دستہ ٹیلے کے سامنے آ کر رک گیا اور اپنے کپتان کے حکم سے انہوں نے ٹیلے کے اوپر چاروں طرف چھپ کر پتھروں کی اوٹ میں مورچے سنبھال لیے عنبر نے ملکہ اور ناگ سے کہا۔

دشمن سر پر پہنچ گیا ہے ہمیں ہر قیمت پر ملکہ کو بچانا اور سپہ سالار کو ہلاک کرنا ہے۔

ناگ نے کہا۔

ہم اکیلے اتنے سپاہیوں کا کیسے مقابلہ کر سکیں گے انہوں نے ٹیلے کے اوپر مورچے سنبھال لیے ہیں۔

عنبر نے کہا۔

جو ہو گا دیکھا جائے گا ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے میرے پاس تلوار ہے میں باہر نکل کر سپاہیوں کا مقابلہ کروں گا وہ مجھے ہلاک نہیں کر سکیں گے تم بھی ملکہ کو حفاظت سے چھپا کر باہر آ جانا اور زیادہ سے زیادہ سپاہیوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کرنا۔

عنبر نے تلوار میان سے کھینچی اور کھوہ میں سے باہر نکل گیا اسے یقین تھا کہ ٹیلے کے اوپر دشمن کے مورچوں سے تیروں کی بوچھاڑ آئے گی اور اس کا جسم چھلنی ہو جائے گا مگر ظاہر ہے کہ اسے کچھ نہ ہو سکے گا لیکن وہ حیران رہ گیا جب کہ کسی نے بھی اس پر کوئی تیر نہ چلایا بلکہ اس کے

بجائے دستے کا کپتان ٹیلے سے اتر کر عنبر کو اپنی طرف آتا نظر آیا عنبر نے تلوار سونت لی اور کہا۔

تمہارے سپاہی مجھ پر تیر کیوں نہیں چلاتے؟ میں تیار ہوں مجھ پر حملہ کرو نہیں تو میں حملہ کر کے تمہیں ہلاک کر دوں گا کپتان عنبر کے پاس آ کر رک گیا اور بولا۔

اے ہماری ملکہ کے محافظ میں تمہارا دشمن نہیں بلکہ دوست بن کر یہاں آیا ہوں میں اور میرے ساتھی ملکہ کے وفادار سپاہیوں کا مقابلہ کرنے اور تمہاری اور ملکہ کی جان بچانے یہاں آئے ہیں سپہ سالار کوئی پل میں اپنے سپاہیوں کے ساتھ یہاں پہنچنے والا ہے اس لئے فوراً ٹیلے کے اندر چھپ جاؤ اور ملکہ کو ہماری طرف سے کہو کہ وہ فکر نہ کریں ہم زندگی کے آخری سانس تک ان کی جان کی حفاظت کریں گے۔

عنبر کے لئے یہ ایک خوشگوار انقلاب تھا کہاں تو اس نے یہ سمجھ رکھا تھا

کہ زندگی کی آخری گھڑی آن پہنچی ہے اور کہاں اس کی خاطر جان قربان کرنے والے سپاہی وہاں آ گئے ہیں وہ فوراً کھوہ میں گیا اور اس نے ساری صورت حال کے بارے میں ملکہ اور ناگ کو باخبر کر دیا ناگ نے کہا کہ وہ سانپ بن کر سپاہیوں کو موت کی نیند سلائے گا عنبر نے کہا کہ اسکے لئے ایسا کرنا خطرناک ہوگا چونکہ ہجوم میں کسی بھی سپاہی کے گھوڑے تلے آ کر وہ کچلا جا سکتا تھا۔

تمہاری جگہ میں باہر نکل کر سپہ سالار کی فوجوں کا مقابلہ کروں گا چونکہ میرے مارے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ملکہ نے عنبر کو روکنا چاہا کیوں کہ وہ نہیں جانتی تھی کہ عنبر مر نہیں سکتا ناگ نے کہا۔

نہیں ملکہ سلامت۔ اسے جانے دیں یہ ان سب پر بھاری پڑے گا۔

اتنے میں کھوہ کے باہر انہیں گھوڑوں کے ہنہناتے اور ٹاپوں کی آواز

سنائی دی عنبر نے کہا کہ دشمن آن پہنچا ہے مجھے وفادار سپاہیوں کی مدد کے لئے باہر جانا چاہیے وہ کھوہ کے کنارے پر آ کر باہر دیکھنے لگا دشمن کے سپاہی بکھر کر ٹیلے کے سامنے نیم دائرے کی شکل میں کھڑے تھے ان کے آگے سپہ سالار گھوڑے پر سوار کھڑا تھا کھوہ کی طرف منہ کر کے للکارا۔

ملکہ سدوم اور اس کے ساتھیو میں تمہیں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم پوری طرح میرے گھیرے میں آ چکے ہو میرے سپاہی تمہیں اپنے جال میں پھنسا چکے ہیں تم چاہو بھی تو یہاں سے نکل کر فرار ہو سکتے اس لئے تمہارے واسطے یہی بہتر ہے کہ اپنا آپ میرے حوالے کر دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ملکہ کو پھانسی پر نہیں چڑھایا جائے گا۔

اس نے ابھی بات ختم ہی کی تھی کہ ٹیلے کے اوپر سے وفادار سپاہیوں نے اس پر تیر برسانے شروع کر دیئے وہ بوکھلا کر پیچھے کی طرف بھاگا

قید سے فرار

اسے یہ امید ہرگز نہیں تھی کہ ٹیلے کے اوپر بھی کوئی فوج چھپی ہوئی ہو

گی تیروں کی بارش شروع ہوگئی کئی سپاہی زخمی ہوکر زمین پر گرے اور

پھر نہ اٹھ سکے اب عنبر بھی کھوہ سے باہر نکل آیا اور وہ اکیلا دشمن پر ٹوٹ

پڑا سپہ سالار کے سپاہیوں نے اسے گھیر لیا اور اس پر تیر نیزے اور

تلواریں برسانے لگے مگر عنبر کو کچھ بھی نہیں ہو رہا تھا دوسری جانب وہ

جو وار کرتا اس سے کسی نہ کسی سپاہی کی ٹانگ کٹ جاتی۔

ٹیلے پر چھپے ہوئے مورچہ بند وفادار سپاہیوں نے جب دیکھا کہ ملکہ کا

محافظ اکیلا دشمن کے سپاہیوں سے لڑ رہا ہے تو وہ بھی جنگی نعرے لگاتے

ہوئے ٹیلے سے نیچے اتر آئے اور گھمسان کی جنگ شروع ہوگئی ہر لمحہ

بعد کسی نہ کسی کا سر کٹ کر گر جاتا تھا اور دھڑ تڑپنے لگتا تھا سپہ سالار ذرا

پرے لڑ رہا تھا وہ پیچھے ہٹتا ہٹتا کھوہ کے قریب آ گیا تھا اس نے سب کی

نظریں بچا کر تلوار سونت لی اور چپکے سے کھوہ کے اندر داخل ہوگیا

دراصل وہ یہ چاہتا تھا کہ اندر جا کر ملکہ کا سر کاٹ لے اور پھر اسے نیزے پر چڑھا کر لہرائے اور اپنی فتح کا اعلان کر دے کیونکہ ملکہ کا کٹا ہوا سر دیکھ کر وفادار سپاہیوں کے حوصلوں کا پست ہو جانا یقینی تھا۔ اسے یہ خبر نہیں تھی کہ ملکہ اکیلی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ناگ پھنی بھی ہے جو سپہ سالار کی عبرتناک موت بن کر اس کا انتظار کر رہا ہے سپہ سالار غار کے اندھیرے میں پاؤں سیکڑ سیکڑ کر اٹھاتا بڑا چوکس ہو کر دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو اس کی آہٹ بھی سنائی دے وہ اچانک اوپر سے جا کر ملکہ کا سر کاٹ لانا چاہتا تھا لیکن اس کے قدموں کی چاپ ناگ نے سن لی تھی کیوں کہ سانپوں کا شہزادہ ہونے کی وجہ سے اس کے کان اتنے تیز تھے کہ وہ زمین کے اندر کی ہلکی دھمک بھی سن لیتا تھا ناگ قدموں کی چاپ سے چوکنا ہو گیا اس نے ملکہ کے کان میں سرگوشی کی۔

قید سے فرار

شاید دشمن کا کوئی سپاہی اندر آ گیا ہے آپ ایک طرف ہو کر چھپ جائیں میں اسے سنبھال لیتا ہوں۔

ملکہ پتھروں کی آڑ میں چھپ کر بیٹھ گئی ناگ ذرا پرے ہو کر پھنکارا اور سانپ کی شکل میں بدل گیا پھنکار کی ہلکی سی آواز سپہ سالار نے بھی سنی تھی جو غار میں دیوار کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہا تھا اسے ایک دم نیلے سانپ کا خیال آ گیا اور اس کے بدن میں خوف سے سنسنی دوڑ گئی پھر اسے خیال آیا کہ نیلے سانپ کو تو وہ کچل کر مار چکا ہے اس سے اسے کچھ حوصلہ ہوا اور وہ تلوار ہاتھ میں لیے آگے بڑھتا چلا گیا اچانک اسے ایک جگہ ملکہ کا سایہ نظر آیا وہ سمجھ گیا کہ ملکہ اکیلی ہے اور پتھروں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اس نے زوردار قہقہہ لگا کر کہا۔

ملکہ اپنی موت کے لئے تیار ہو جا تیرا آخری وقت آن پہنچا ہے۔

سپہ سالار نے تلوار ہوا میں بلند کی اور ابھی ہوئی ملکہ پر حملہ کرنے ہی

والا تھا کہ ایک سیاہ کالا ناگ اس کے پہلو سے اچھل کر اس کی گردن

کی طرف لپکا اور اس نے سپہ سالار کے چہرے پر آنکھوں کے قریب

ڈس دیا یہ ایک نازک جگہ تھی کہ سپہ سالار دوسرے ہی لمحے اندھا ہو گیا

اس کے بدن میں کپکپی طاری ہو گئی اور تلوار اس کے ہاتھ سے پتھروں

پر گر پڑی ناگ اوٹ میں ہو گیا اس نے پھنکار مار کر دوبارا انسانی شکل

اختیار کی اور سامنے آ کر زمین پر سے تلوار اٹھائی اور سپہ سالار سے کہا۔

بول اے سنگدل قاتل اب ملکہ کا سر باہر لے کا جاؤں گا تمہارا!؟

سپہ سالار کا سارا بدن لرز رہا تھا اور اس پر جانکنی کی حالت طاری تھی

ناگ نے ایک ہی وار سے اس کا سر تن سے جدا کر دیا اور اسے تلوار پر

چڑھا کر کھوہ سے باہر لے جا کر فضا میں لہرا کر بولا۔

دشمن کے سپاہیوں ادھر دیکھو، یہ ہے تمہارے سپہ سالار کا سر اپنے

ہتھیار پھینک دو ہم تمہیں معاف کر دیں گے ورنہ تمہارا بھی وہی

انجام ہو گا جو تمہارے سپہ سالار کا ہوا ہے۔

دشمن کے سپاہیوں نے اپنے سپہ سالار کا سر تلوار کے اوپر چڑھا ہوا دیکھا تو ہتھیار پھینک کر اپنا آپ ملکہ کی وفادار فوجوں کے حوالے کر دیا عنبر نے ناگ کو شاباش دی کہ اس نے سپہ سالار کو قتل بھی کر دیا ملکہ کی جان بھی بچالی۔

اگر تم بھی میرے ساتھ باہر آجاتے تو پانسہ پلٹ گیا تھا اور ملکہ کی جان خطرے میں تھی۔

اب وہ غار کے اندر آ گئے اور احترام کے ساتھ ملکہ کو لے کر باہر آئے اور وفادار فوجوں کے کپتان نے جھک کر سلام کیا اور کہا ملکہ سلامت ظالم اپنے انجام کو پہنچے دشمنوں کو شکست ہو گئی انہوں نے خدا کے نیک بندوں کے ساتھ زیادتی کی تھی انہیں ان کے گناہوں کی سزا مل گئی آپ ہمارے ساتھ شاہی محل تشریف لے چلیے.......... شاہی تخت

قید سے فرار

اور آپ کی وفادار رعایا آپ کی آمد کا انتظار کر رہی ہے سپاہیوں نے ملکہ زندہ باد کے نعرے لگا کر ملکہ کا خیر مقدم کیا اور انہیں اپنے ساتھ لے کر شاہی محل کی طرف روانہ ہو گئے عنبر اور ناگ ملکہ کے آس پاس تھے راستے میں ہی رعایا کو معلوم ہو گیا کہ ان کی ملکہ وفادار فوجوں کے ساتھ محل کی طرف آ رہی ہے اور سپہ سالار قتل کر دیا گیا ہے لوگ ملکہ کے استقبال کے لئے محل کی طرف اٹھ دوڑے محل اور قلعے میں جب سپہ سالار کی شکست کی خبر پہنچی تو وفادار فوجوں نے سپہ سالار کی بچی کھچی فوج کو قتل کرنا شروع کر دیا اور پھر سارے قلعے پر قبضہ کر لیا دوسرے دن ملکہ کو سدوم کے تخت پر شاہانہ انداز میں تاج پوشی کے لئے بٹھا دیا گیا ملکہ نے عنبر اور ناگ کو اپنے خاص وزیروں کا درجہ دیا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ اپنی باقی زندگی ملکہ ہی کے شاہی محل میں رہ کر بسر کریں

عنبر نے کہا۔..............

قید سے فرار

ملکہ سلامت! میری ساری زندگی کہاں بسر ہوگی ہی مجھے بھی علم نہیں بہر حال میں اور میرا دوست جتنی دیر تک آپ کے پاس رہیں گے آپ کے وفادار اور ہمدرد بن کر رہیں گے اور جس روز یہاں سے جانا ہوگا، ہم چلے جائیں گے۔

عنبر نے ملکہ کی مدد سے دریائے اردن کے کنارے والی یوحنا نبی کی عبادت گاہ کو نئے سرے سے بنوا دیا، وہاں وہ صبح شام خود بھی جا کر خدا وند کی عبادت کرتے ایک روز وہ اور ناگ خدا کی عبادت کر رہے تھے کہ ایک راہب سے ملاقات ہوگئی اس نے عنبر کو بتایا کہ وہ گلیلی کے قصبے سے آ رہا ہے۔

وہاں بیت اللحم کے شہر میں خدا کے ایک نبی کا ظہور ہوا ہے یہ نبی وہ ہے جس کو یوحنا نبی نے بپتسمہ دیا تھا اور جس کے بارے میں یوحنا نبی نے بشارت دی تھی کہ وہ خدا کا نبی ہوگا اور لوگوں کے دکھوں کے لئے

دکھ اور لوگوں کی تکلیفوں کے لئے خود تکلیفیں اٹھائے گا۔

عنبر نے راہب سے پوچھا۔

کیا تم نے اس نبی کو دیکھا ہے۔

راہب نے کہا۔

ہاں میں اس کے پاؤں چوم کر آ رہا ہوں لوگ اسے یسوع مسیح کہتے

ہیں اور وہ اپنے آپ کو دکھیوں اور غم کے ماروں کا نجات دہندہ کہتا

ہے۔

عنبر کا چہرہ مسرت سے سرخ ہو گیا اس نے عبادت گاہ سے باہر نکل کر

ناگ سے کہا۔

دوست یہاں سے کوچ کرنے کا وقت آ گیا ہے اب یہاں سے ہمارا

دانہ پانی ختم ہو گیا ہے ہمیں ایک اور روشنی ایک اور نیکی کی آواز اپنی

طرف بلا رہی ہے۔

ناگ نے کہا۔

کیا ہم یسوع مسیح سے ملنے جا رہے ہیں۔

عنبر نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔

اس سے ملنے نہیں دوست۔ اس عظیم ہستی کے قدموں کی خاک

چومنے جا رہے ہیں۔

ضرور عنبر۔ ہمیں ضرور چلنا چاہیے شاید اس عظیم الشان ہستی کو دیکھ کر

ہماری بھی نجات ہو جائے۔

آؤ میرے ساتھ۔

کیا ہم اسی طرح چل پڑیں گے؟

کیا مطلب؟

میرا مطلب ہے کہ بغیر کسی سامان کے یوں ہی ان دو کپڑوں میں کوچ

کر جائیں؟

عنبر نے کہا۔

دوست ہمارا سامان اور ہماری زندگیوں کا سارا متاع اور اسی عظیم ہستی

کے قدموں میں پڑا ہے آؤ میرے ساتھ۔

کیا ہم ملکہ سے ملے بغیر ہی چل دیں۔؟

ہم بادشاہوں کے بادشاہ سے ملنے جا رہے ہیں دوست وقت ضائع

مت کرو۔

عبادت گاہ سے نکل کر دونوں دوست دریائے اردن کے کنارے

کنارے قصبہ گلیلی کے شہر بیت اللحم کی طرف چل پڑے سدوم سے

وہ صبح کے وقت چلے تھے انہیں دریا کے کنارے چلتے چلتے شام ہو گئی

وہ تھک گئے تھے انہوں نے کچھ فاصلے پر آگ جلتی دیکھی اور اس

طرف گئے وہاں ایک چھوٹا سا خیمہ تھا جس کے باہر آگ کے گرد کچھ

لوگ بیٹھے قہوہ پی رہے تھے عنبر اور ناگ ان سے اجازت لے کر بیٹھ

قید سے فرار

گئے انہیں قہوہ پیش کیا گیا رات ہوتے ہی وہ لوگ خیمہ اکھاڑ کر
گدھوں پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے عنبر اور ناگ بہت تھکے ہوئے تھے
اور ان میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ آگے پیدل چل سکیں ناگ نے کہا میرا
خیال ہے ہمیں اسی جگہ دریا کنارے لیٹ کر رات گزارنی چاہیے
کیونکہ یہاں دور دور تک کوئی بستی وغیرہ دکھائی نہیں دے رہی۔

عنبر کہنے لگا۔

ہمارے لیے کسی بستی کا ہونا یا نہ ہونا ایک برابر ہے ناگ ہم اسی صحرا
میں رات بسر کریں گے۔

انہوں نے اپنے سروں پر سے چادریں اتار کر ریت پر بچھالیں اور
لیٹ کر باتیں کرنے لگے ناگ کے ذہن میں بار بار یہی ایک خیال آ
رہا تھا کہ وہ جس ملک میں جارہے ہیں وہاں کے لوگ اجنبی لوگ کیسے
ہوں گے ان کے ساتھ وہ کیسا سلوک کریں گے؟ جس عظیم ہستی کو

دیکھنے کی تمنا لے کر وہ جا رہے ہیں کیا وہ انہیں زندہ مل سکیں گے ناگ ایک سانپ کے روپ میں دو سو برس تک زندہ رہنے کے بعد انسانی شکل میں آیا تھا اس کی یہ شکل بھی عارضی تھی مگر وہ زندگی میں اب دوبارا سانپ نہیں بننا چاہتا تھا اس کی خواہش تھی کہ اب وہ باقی ساری عمر انسان کے روپ میں ہی بسر کر دے مگر اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ ایک نیک اور پر امن زندگی بسر کرے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے جھوٹ نہ بولے لیکن ہوتا یہ تھا کہ ہر بار وہ کسی نہ کسی ایسی جنگ میں الجھ جاتا تھا اس سے کچھ لوگ ہلاک ہو جاتے تھے وہ اسی قسم کے خیالوں میں گم تھا عنبر سو گیا تھا کہ اچانک ناگ کو کسی شیر کی خوفناک دھاڑ سنائی دی دھاڑ اتنی خوف ناک تھی کہ عنبر کی بھی آنکھ کھل گئی دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا عنبر نے کہا۔

تم نے آواز سنی ہے۔؟

ہاں شیر کی دھاڑ تھی کوئی صحرائی شیر ہے۔

دونوں دوست ریت پر لیٹے لیٹے صحرا میں غور سے دیکھنے لگے۔

رات اندھیری تھی ستاروں کی ہلکی ہلکی روشنی میں انہوں نے ذرا دور

ایک بہت بڑے شیر کو کسی لاش پر جھکے ہوئے دیکھا ناگ نے عنبر کے

کان میں کہا۔

مجھے کسی انسان کی لاش معلوم ہوتی ہے۔..........

آدھی رات کو صحرا میں لاش کس کی تھی؟

کیا شیر اس لاش کو کھا رہا تھا؟

عنبر اور ناگ کن حالات میں عظیم ہستی سے ملے؟

وہ عظیم ہستی کون تھی؟

یہ سب کچھ آپ اس ناول کی اگلی یعنی پندرھویں قسط میں پڑھیے گا۔